

طہارت اور نماز کے آداب، سنن و مکروہات سے متعلق مسائل کا مجموعہ

نماز

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد خرم عباسی صاحب مدظلہ العالی

خلیفہ مجاز

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نور اللہ مرقدہ

و

حضرت اقدس صوفی شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

بیادگار

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی نور اللہ مرقدہ

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نور اللہ مرقدہ

نماز

طہارت اور نماز کے آداب،
سنن و مکروہات سے متعلق
مسائل کا مجموعہ

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد خرم عباسی صاحب مدظلہ العالی

خلیفۂ مجاز

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نور اللہ مرقدہ

و

حضرت اقدس صوفی شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

بیادگار

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی نور اللہ مرقدہ

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نور اللہ مرقدہ

مُفت تقسیم کے لیے

یہ کتابیں مفت تقسیم ضرور ہوتی ہیں لیکن مفت چھپتی نہیں

نام کتاب: نماز

تالیف: حضرت مولانا مفتی محمد خرم عباسی صاحب مدظلہ العالی

اشاعت: دوم

سنِ طباعت (دوم): جمادی الثانی ۱۴۴۰ھ بمطابق فروری 2019ء

سنِ طباعت (اوّل): جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق جنوری 2019ء

تعداد: 1000

ناشر: خانقاہِ عارفی

ای میل ایڈریس: muhammadkhurramabbasi@gmail.com

ملنے کے پتے

جامعۃ الابرار

C-90/2، بلاک 11، سی این جی 2000 والی گلی، گلبرگ، کراچی

021-36348882, 0322-2743200

jamiatulabrar@hotmail.com

خانقاہِ عارفی

C-90/2، بلاک 11، سی این جی 2000 والی گلی، گلبرگ، کراچی

0334-3526403,0322-2743200

www.hazratkhurramabbasi.org

اسٹاکسٹ

مکتبۃ الارشاد

دوکان نمبر ۸ ریلوے اسٹیشن، رفاہ عام سوسائٹی،

ملیر ہالٹ، کراچی۔ موبائل: 0333-3730428

فہرس

رائے گرامی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد اوکاڑوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(شیخ الحدیث ورئیس دارُالافتاء معہد الخلیل الاسلامی بہادرآباد کراچی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

مولانا مفتی محمد خرم صاحب مدّظلہ العالی نے (نماز اور اس کے مسائل) پر الحمدللہ بہت بڑی محنت اور کاوش سے ایک مجموعہ مرتب کیا ہے، جس کا نام "نماز" تجویز کیا ہے، میں نے اس مجموعہ کو مختلف جگہ سے الحمدللہ دیکھا ہے، بالکل درست اور باحوالہ مسائل کو جمع کیا ہے، ماشاء اللہ مفتی خرم صاحب زمانہ طالب علمی میں بھی ہونہار تھے اور بزرگوں کی ان پر نگاہ تھی اور زمانہ طالب علمی میں ہی بہت سی کتب ان کے سپرد برائے تدریس کردی تھیں، ماشاء اللہ انہوں نے اسے خوب نبھایا اور طلبہ کو مطمئن کیا، اس لیے ہمیں بھی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ان پر پورا اعتماد ہے، کہ یہ جو مجموعہ انہوں نے مرتب کیا ہے پوری تحقیق اور حوالہ جات کو سامنے رکھ کر مرتب کیا ہے۔

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور علماء طلباء اور عوام کے لیے اس سے فائدہ حاصل کر کے اپنی نمازوں کو اور دوسروں کی نمازوں کو درست کرنے کے لیے اس مجموعہ سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جزاک اللہ احسن الجزاء

سعید احمد عفی عنہ

۱۵ شوال المکرم ۱۴۳۹ھ

30 جون 2018ء بروز ہفتہ

دِل کی بات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز مؤمن کی معراج ہے اور ایسا تحفۂ خداوندی ہے جس میں بندے کو زمین پر بحالتِ سجدہ ، رحمٰن کے رُوبرو پیشانی ٹکانے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ نماز بندۂ مؤمن کے لیے اپنے آقا و مالکِ حقیقی سے ملاقات کا بہترین ذریعہ ہے اور جب ایک عام آدمی کسی بادشاہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے والا ہوتا ہے تو دوسرے ان لوگوں سے جو بادشاہ کے درباری ہیں اُن سے وہاں کے آداب وشرائط معلوم کرتا ہے اور یہ بھی معلوم کرتا ہے کہ بادشاہ کس چیز سے خوش اور کس چیز سے ناخوش ہوتا ہے۔

چونکہ نماز بھی شہنشاہِ حقیقی سے ملاقات کرواتی ہے لہٰذا اس کے آداب وشرائط معلوم ہونے چاہئیں تاکہ یہ حاضری کامل درجہ میں قبول ہوکر ہمیشہ بادشاہِ حقیقی ﴿اللہ تعالیٰ﴾ کی رضا کا ذریعہ بن جائے۔ روایت میں آتا ہے کہ بعض لوگ نماز سے فارغ ہوتے ہیں اور ان کی نماز ان کے منہ پر کالے کپڑے میں لپیٹ کر ماردی جاتی ہے۔ لہٰذا بندے کو ایک داعیہ دورانِ نماز پیدا ہوا کہ نماز کی ایسی کتاب لکھی جائے جس میں نمبروں کی ترتیب سے ہر سنت ومستحب عمل کو واضح کردیا جائے۔

نماز کے لیے طہارت اوّلین شرط ہے۔ اس لیے استنجاء وضو اور غسل کی سنتیں اور مستحبات وغیرہ بھی ساتھ میں جمع کردیے ہیں۔

اس سلسلے میں بندے نے چند کتابوں سے استفادہ حاصل کیا۔ ﴿ ان کا ذکر آخر کتاب میں بعنوان "مراجع" میں کردیا گیا ہے ﴾ ۔

اللہ پاک اِس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر بندہ کے لیے ذریعۂ نجات اور اس کے والدین، اساتذہ اور مشائخ کے لیے رفعِ درجات کا سبب بنادے۔ ﴿ آمین ﴾

بندہ خرم عباسی عفی عنہ

۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۴۴۰ھ بمطابق 24 دسمبر 2018

آدابِ استنجاء

﴿ماخوذ از: "نور الایضاح"﴾

۱ بیت الخلاء میں سر ڈھانک کر جانا۔ ﴿شامی: ص:615، ج:1، مکتبہ رشیدیہ﴾

۲ داخل ہونے سے پہلے مسنون دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

نوٹ اگر جنگل، بیابان یا کھیت وغیرہ میں استنجاء کیا جائے تو مذکورہ دعا ستر کھولنے سے پہلے پڑھیں۔

۳ بائیں پاؤں سے داخل ہونا۔

۴ بیٹھنے کے قریب ہو کر ستر کھولنا۔ ﴿شامی: ص:615، ج:1، مکتبہ رشیدیہ﴾

۵ بیٹھنے کی حالت میں ذرا سا بائیں طرف اعتماد کر کے بیٹھنا۔

۶ شرمگاہ کو بلا ضرورت نہ دیکھنا۔ ﴿شامی: ص:615، ج:1، مکتبہ رشیدیہ﴾

۷ پانی سے پہلے ڈھیلے یا ٹیشو وغیرہ کا استعمال کرنا۔

۸ باہر آتے وقت سیدھا پاؤں نکالنا۔

۹ پیشاب پر نہ تھوکنا۔ ﴿شامی: ص:615، ج:1، مکتبہ رشیدیہ﴾

۱۰ باہر نکلنے کے بعد دُعا پڑھنا:

غُفْرَانَكَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیۡ

مکروہاتِ استنجاء

﴿ماخوذ از: "نور الایضاح"﴾

١ استنجاء کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا۔ چاہے آبادی میں ہو یا جنگل، بیابان میں۔

٢ استنجاء کے لیے دوسرے کے سامنے ستر کھولنا۔

٣ دورانِ استنجاء بلا ضرورت بات کرنا۔

٤ دریا، نہر ﴿یا سوئمنگ پول﴾ وغیرہ میں پیشاب وغیرہ کرنا۔

٥ راستہ میں پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

٦ سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

٧ پھل دار درخت کے نیچے پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

٨ کھڑے ہو کر پیشاب یا پاخانہ کرنا۔ مگر یہ کہ کوئی عذر ہو۔

٩ ہڈی، کھانا، ٹھکری، کوئلہ، شیشہ، چونا، ریشم، روئی وغیرہ سے استنجاء کرنا۔

١٠ بلا عذر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا۔ ﴿اگر کوئی عذر ہو مثلاً بائیں ہاتھ پر پلستر plaster چڑھا ہوا ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء کر سکتا ہے﴾۔

١١ کسی سوراخ وغیرہ میں پیشاب کرنا۔

١٢ ہوا کے رخ پر پیشاب کرنا کہ چھینٹے واپس اپنی طرف آئیں۔

استنجاء کا طریقہ

ماخوذ از: ”نورالایضاح“

١ مرد حضرات ایک، دو یا تین انگلیاں استعمال کریں۔ زیادہ بہتر ہے کہ درمیان کی بڑی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی یعنی جو چھنگلی کے برابر میں ہوتی ہے، اُس کو استعمال کریں۔

٢ ابتداء میں درمیان والی انگلی کو برابر والی کے اوپر چڑھالیں اور آخر میں برابر والی انگلی کو درمیان والی انگلی کے اوپر چڑھائیں۔

٣ خواتین درمیان اور اس کے برابر والی انگلی سے ایک ساتھ استنجاء کریں، کسی انگلی کو کسی کے اوپر نہ چڑھائیں۔

٤ اس قدر پانی بہائیں کہ بدبو زائل ہو جائے۔

٥ استنجاء کے بعد بایاں ہاتھ اچھی طرح دھولیں۔

وضو کے فرائض

ماخوذ از: ”سورۂ مائدہ، آیت:6“

وضو کے چار ٤ فرائض ہیں۔

١ پورے چہرے کا دھونا۔ (اس طرح کہ پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے تھوڑی کے نیچے تک، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک تمام چہرہ دھل جائے۔)

٢ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔

٣ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

٤ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

نوٹ عورتوں کو ناک کی لونگ کی جگہ پر پانی پہنچانا فرض ہے۔

وضو کی سنتیں

﴿ماخوذ از: "نور الایضاح"﴾

وضو کی اٹھارہ ۱۸ سنتیں ہیں۔

۱ بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا۔ یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ

﴿الاصباح، حاشیہ نور الایضاح﴾

۲ دونوں ہاتھ کلائیوں سمیت دھونا۔ اسی کے ساتھ ساتھ انگلیوں کا خلال کرنا۔

﴿کفایت المفتی، ص:346، ج:3، ادارۃ الفاروق﴾

۳ مسواک کرنا۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرنا۔

۴ تین مرتبہ کلی کرنا۔

۵ تین دفعہ ناک میں پانی ڈالنا۔

۶ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں خوب مبالغہ کرنا، جبکہ روزہ دار نہ ہو۔ اگر روزہ دار ہے تو مبالغہ نہ کرے۔

۷ گھنی ڈاڑھی کا نیچے کی جانب سے خلال کرنا۔

۸ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے کیا جائے گا۔ (خلال دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع ہوگا اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم ہوگا۔)

۹ ہر عضو تین دفعہ دھونا۔

۱۰ ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔

۱۱ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔(سر کے مسح کے لیے جو پانی لیں گے اسی سے کانوں کا مسح کیا جائے گا۔کانوں کے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی نہیں لیا جائے گا۔)

۱۲ ہر عضو کو مَل مَل کر دھونا۔

۱۳ پے در پے دھونا (یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھونا۔)

۱۴ نیت کرنا۔

۱۵ ثواب کی نیت سے وضو کرنا۔

۱۶ ترتیب وار وضو کرنا یعنی پہلے چہرہ پھر ہاتھ، پھر مسح اور پھر پاؤں دھونا۔یہی ترتیب قرآن پاک میں بتائی گئی ہے۔

۱۷ ہر عضو کو دائیں طرف سے شروع کرنا۔جیسے: پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ۔(بعض حضرات نے اس کو مستحب قرار دیا ہے)

۱۸ گردن کا مسح کرنا۔

مسئلہ گلے کا مسح نہ کرو کہ یہ برا اور منع ہے۔ ﴿بہشتی زیور، ص: 51، حصہ اوّل﴾

باوضو رہنے کے فوائد

﴿ماخوذ از: ”مؤمن کے لیل ونہار“﴾

۱ باوضو رہنے والا مقبول الدّعوات ہوجاتا ہے۔ (یعنی اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں)

۲ اس کی موت آگئی تو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

٣ شیاطین کا تسلّط اس پر نہیں ہوگا۔

٤ نماز اس کو تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ مل جاتی ہے۔

٥ اس کی وجہ سے حکام مسخر ہوجاتے ہیں۔

٦ بات میں اثر ہوتا ہے، چہرہ کا حسن دوبالا ہوجاتا ہے۔

باوضو رہنا چاہیے اور یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے آسان سی بات ہے، انسان ارادہ کرے تو ارادہ کے ساتھ اُن (اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ) کی امداد شاملِ حال ہوجاتی ہے۔

سر کے مسح کا طریقہ

ماخوذ از: ”آسان نماز“

سر کا مسح اس طرح کرو کہ دونوں ہاتھ پانی سے تر کرکے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں برابر ملا کر پیشانی کے بالوں پر رکھ کر گُدّی تک لے جاؤ۔ پھر گُدّی سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو کانوں کے پاس سے گزارتے ہوئے واپس پیشانی تک لے آؤ۔ اس کے ساتھ ہی کانوں کا مسح اس طرح کرو کہ کانوں کے دونوں سوراخوں میں شہادت کی انگلیاں داخل کرو اور انگوٹھوں سے پشت کا مسح کرو، اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرو۔

مستحباتِ وضو

﴿ماخوذاز: "نورالایضاح"﴾

مستحباتِ وضو چودہ (۱۴) ہیں۔

۱ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔

۲ قبلہ رخ ہونا۔

۳ دوسرے سے مدد نہ لینا۔

۴ دنیاوی باتیں نہ کرنا۔

۵ دل اور زبان سے نیت کرنا۔

۶ مسنون دعا پڑھنا۔ جیسے درمیان وضو میں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

۷ ہر عضو دھوتے وقت بِسْمِ اللهِ پڑھنا۔

۸ دونوں کانوں کے سوراخ میں مسح کے وقت چھوٹی انگلی (چھنگلی) داخل کرنا۔ ﴿کبیری،ص:30،مکتبہ نعمانیہ﴾، ﴿فتاویٰ محمودیہ،ص:51،ج:5﴾

۹ اگر انگوٹھی کشادہ ہو تو اس کو حرکت دینا اور اگر کشادہ نہ ہو تو اس کو اُتارنا۔

۱۰ کلی اور ناک میں پانی دائیں ہاتھ سے ڈالنا۔

۱۱ بائیں ہاتھ سے ناک سنکنا۔ (یعنی صاف کرنا)

۱۲ نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے وضو کر لینا۔

۱۳ وضو سے فارغ ہو کر کلمۂ شہادت پڑھنا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

فضیلت جو شخص وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھتا ہے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ ﴿صحیح مسلم، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، ص:122، ج:1﴾

نوٹ وضو کے بعد شہادتین پڑھتے وقت آسمان کی طرف شہادت کی انگلی اٹھانا سنت سے ثابت نہیں۔ ﴿احسن الفتاویٰ: ص:136، ج:10﴾

۱۴ وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

۱۵ وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا۔

اسلاف کا عمل: وضو کے بعد سورۃ ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا﴾ پڑھنا اسلاف سے ثابت ہے۔ ﴿کبیری، ص:32، مکتبہ نعمانیہ﴾

مکروہاتِ وضو

﴿ماخوذ از: "نور الایضاح"﴾

وضو کرنے والے کے لیے آٹھ ۸ کام مکروہ ہیں۔

۱ ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا۔

۲ پانی کو ضرورت سے کم استعمال کرنا۔

۳ چہرہ دھوتے وقت پانی کو چہرہ پر مارنا۔

۴ دنیاوی باتیں کرنا۔

۵ بغیر عذر کے دوسرے سے مدد لینا۔

۶ تین مرتبہ مسح کرنا۔ (کیونکہ مسح صرف ایک مرتبہ کرنا ثابت ہے۔ مؤلف)

۷ (بلا عذر) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ ﴿تعلیم الاسلام، ص:45، مکتبۃ البشریٰ﴾

۸ اعضاء کو تین مرتبہ سے زیادہ دھونا۔ ﴿النتف فی الفتاوی، ص:20، ایچ ایم سعید﴾

وضو کو توڑنے والی چیزیں

﴿ماخوذ از: "نور الایضاح"﴾

۱ پاخانہ، پیشاب کرنا۔

۲ ریح کا نکلنا۔

۳ خون، پیپ وغیرہ کا نکل کر بہہ جانا۔

۴ قے کرنا۔

۵ سونا۔

۶ اونگھنا۔ (ایسا اونگھنا کہ اگر کوئی حائل ہٹا دیا جائے تو پاخانے کی جگہ زمین سے اٹھ جائے)

۷ بے ہوشی طاری ہونا۔

۸ پاگل ہوجانا۔

۹ نشہ کرنا۔

۱۰ رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگانا۔ (اگر نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ مؤلف)

۱۱ مرد، عورت کا بغیر کپڑے کے ملنا۔

۱۲ ولادت ہونا۔

۱۳ مذی کا نکلنا (وہ سفید قطرے جو مرد، عورت کی ملاقات کے وقت نکلتے ہیں)۔

۱۴ وَدی (پیشاب کے بعد سفید قطرے) کا نکلنا۔

غسل کے فرض ہونے کے اسباب

﴿ماخوذاز: "نورالایضاح"﴾

۱ جماع کرنا۔

۲ احتلام ہونا۔

۳ شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا۔

۴ ناپاک حالت میں مسلمان ہونا۔

غسل کے فرائض

﴿ماخوذاز: "نورالایضاح"﴾

فرائضِ غسل تین ۳ ہیں:

۱ غرغرہ کے ساتھ کلّی کرنا۔ جبکہ روزہ نہ ہو۔ روزہ کی حالت میں غرغرہ نہ کریں۔

۲ روزہ نہ ہو تو ناک کے بانسے (ناک کے اندر کا نرم حصہ) تک پانی کا پہنچانا۔

اگر روزہ ہو تو بانسے تک پانی ڈالنے میں احتیاط سے کام لیں۔

۳ پورے بدن پر سر سے لے کر پاؤں تک اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر بھی جگہ سوکھی نہ رہے۔

مسئلہ ۱ ناف کے اندر بھی پانی پہنچانے کا اہتمام کریں۔

مسئلہ ۲ خواتین **کان کی بالیاں** اور **ناک کی لونگ** کی جگہ پر خاص طور سے پانی پہنچائیں۔

غسل کی سنتیں

﴿ماخوذ از: "نور الایضاح"﴾

۱ کپڑے اتارنے سے پہلے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ پڑھنا۔ (**یہ حکم اس وقت ہے جب کہ نہانے کی جگہ استنجاء کی جگہ سے علیحدہ ہو۔ اگر اٹیچ واش روم ہے تو اس میں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ داخل ہونے سے پہلے پڑھ لی جائے**)۔ **مؤلف**

۲ ثواب کی نیت کرنا۔

۳ دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا۔

۴ اگر نجاست لگی ہو تو نجاست کو زائل کرنا۔

۵ شرم گاہ کو دھونا۔

۶ وضو کرنا۔

۷ تین بار بدن پر پانی بہانا۔ اس طرح کہ پہلے سر کے اوپر، پھر دائیں کاندھے پر، پھر بائیں کاندھے پر پانی کا بہانا۔

۸ جسم کو مَلنا۔

٩ اعضاء کو پے در پے دھونا۔

١٠ بیٹھ کر غسل کرنا۔ (آج کل عام طور سے کھڑے ہو کر غسل کرنے کا رواج بن گیا ہے جو کہ قابلِ اصلاح ہے۔ مؤلف)

مکروہاتِ غسل

ماخوذ از: ''آسان نماز''

غسل کے مکروہات تین ہیں:

١ پانی بہت زیادہ بہانا۔

٢ اتنا کم پانی لینا کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے۔

٣ ننگا ہونے کی حالت میں غسل کرتے وقت کسی سے کلام کرنا یا قبلہ رو ہو کر غسل کرنا۔

مسئلہ کسی کو اپنی شرم کی جگہ یا رانیں، گھٹنے دکھانا حرام ہے۔

چند مواقع پر غسل کرنا سنت ہے

ماخوذ از: ''نور الایضاح''

ایسے مواقع چار ٤ ہیں۔

١ جمعہ کی نماز کے لیے۔

٢ عیدین کی نماز کے لیے۔

٣ حج وعمرہ کے احرام باندھنے کے لیے۔

٤ حجاج کرام کے لیے عرفہ کے دن زوال کے بعد۔ غیر حاجی کے لیے اس وقت غسل سنت نہیں۔

۱۹ مواقع پر غسل کرنا مستحب ہے

ماخوذ از: "نور الایضاح"

۱ وہ شخص جو پاک حالت میں مسلمان ہو۔

۲ وہ بچہ جو عمر کے اعتبار سے بالغ ہو جائے، کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔

۳ پاگل پن سے افاقہ کے بعد۔

۴ شبِ برأت میں۔

۵ شبِ قدر کو پالینے کے بعد۔

۶ میت کو غسل دینے کے بعد۔

۷ مدینہ طیبہ میں داخل ہونے سے پہلے۔

۸ وقوفِ مزدلفہ کے لیے۔

۹ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے۔

۱۰ طوافِ زیارت کرنے سے پہلے۔

۱۱ منیٰ میں کنکری مارنے کے لیے ﴿تفہیم الفقہ، ص: ۴۸، ج: ۲﴾

۱۲ سورج گرہن کی نماز سے پہلے۔

۱۳ نمازِ استسقاء سے پہلے۔

۱۴ پچھنے (حجامہ) (cupping therapy) لگوانے کے بعد۔

۱۵ عام محفل میں جانے کے لیے۔ ﴿تفہیم الفقہ، ص: ۴۸، ج: ۲﴾

۱۶ نئے کپڑے پہننے کے لیے۔ ﴿تفہیم الفقہ، ص: ۴۸، ج: ۲﴾

۱۷ کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے۔ ﴿تفہیم الفقہ، ص:۴۸، ج:۲﴾

۱۸ تاریکی چھانے کی صورت میں۔ ﴿تفہیم الفقہ، ص:۴۸، ج:۲﴾

۱۹ خوف اور گھبراہٹ کے وقت۔ ﴿تفہیم الفقہ، ص:۴۸، ج:۲﴾

تیمّم کا بیان

﴿ماخوذ از: "آسان نماز"﴾

جس کو وضو یا غسل کرنے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے یا پانی تو ہو لیکن اس کے استعمال سے سخت بیمار ہو جانے کا خوف ہو یا مرض بڑھ جانے یا رسّی ڈول (یعنی کنویں سے پانی نکالنے کا سامان) موجود نہ ہو، یا دشمن کا خوف ہو یا سفر میں پانی ایک میل کے فاصلہ پر ہو تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کر لے۔

تیمّم کا طریقہ:

۱ تیمّم میں نیت فرض ہے، یعنی اوّل یہ نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے یا نماز پڑھنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں۔

۲ نیت کے بعد دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت پاک مٹی پر مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر تمام منہ پر ملے، اور جتنا حصّہ منہ کا وضو میں دھویا جاتا ہے اتنے حصّے پر ہاتھ پہنچائے۔

۳ پھر دوبارہ اسی طرح مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک مَلے۔

۴ اور انگلیوں کا خلال بھی کرے۔

نوٹ وضواور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق نہیں ہے اور جنبی پاکی وضواور غسل سے ہوتی ہے اتنی ہی تیمّم سے بھی ہوجاتی ہے، اگر بیس سال بھی پانی نہ ملے تو تیمّم ہی کرتا رہے۔

نواقضِ تیمّم: جو چیزیں وضوکو توڑ دیتی ہیں ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ پانی کا ملنا اور اس کے استعمال پر قادر ہونا بھی تیمّم کو توڑ دیتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی پر غسل فرض ہے تو وضواور غسل کے لیے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔ وضواور غسل کی نیت کر کے الگ الگ دو مرتبہ تیمّم کرنا لازم نہیں۔

اذان کا جواب

اذان کا جواب دینا **مسنون** ہے اور اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: اذان کا جواب دینے والے کے لیے جنت ہے۔

﴿ماخوذ از: ''مشکوٰۃ المصابیح'' ص:66، ج:1﴾

بزرگانِ دین کا تجربہ

﴿ماخوذ از: ''مؤمن کے لیل ونہار''﴾

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ:

اذان کا جواب جس کام کے ہوجانے کی نیت سے دیا جائے گا۔ اس کی برکت سے وہ کام آسان ہوجائے گا۔

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

۱ **تکبیرات** کے بدلے **تکبیرات** کہی جائیں گی۔

۲ **شہادتین** کے بدلے **شہادتین** کہی جائیں گی۔

۳ ﴿حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ﴾ اور ﴿حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ﴾ کے جواب میں
﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾ کہا جائے گا۔

۴ تکبیرات کے بدلے میں تکبیرات۔

۵ ﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ کے جواب میں ﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ کہا جائے گا۔

اذان کا جواب دینے کے بعد مسنون[۹] اعمال

۱ اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھے۔

۲ دعائے وسیلہ:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائے وسیلہ کے بارے میں فرمایا کہ جو اس کا پابند ہو گا میری شفاعت اس کیلئے واجب ہو گی کہ میں اس کو بخشواؤں گا،(کوشش یہ کرو کہ اذان ہوتے ہی یا اذان سے پہلے مسجد میں حاضر ہو جاؤ اگر کوئی عذر نہ ہو۔)

اذان کے مستحبات

﴿ماخوذ از: ''تفہیم الفقہ'' ص104، ج:2﴾

درج ذیل امور اذان کے لیے مستحب ہیں۔

۱ مؤذن باوضو ہو۔

۲ مؤذن سنت طریقے اور نماز کے اوقات کو جاننے والا ہو۔

۳ مؤذن نیک و صالح آدمی ہو۔

۴ مؤذن اذان کے وقت قبلہ رو ہو۔

۵ مؤذن اذان کے وقت اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کرے۔

۶ مؤذن جب ﴿حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ﴾ کہے تو اپنے چہرے کو دائیں جانب پھیر لے اور جب ﴿حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ﴾ کہے تو اپنے چہرے کو بائیں جانب پھیر لے۔

۷ مؤذن مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرے کہ نماز باجماعت پر ہمیشگی کرنے والے حاضر ہو جائیں۔ بہر حال جب نماز کا وقت فوت ہونے کا خطرہ ہو تو نماز کو مؤخر نہ کیا جائے۔

۸ مستحب ہے اس شخص کے لیے جو اذان سنے کہ اپنی مصروفیات ترک کرے اور جو الفاظ مؤذن کہے اس کے جواب میں وہی الفاظ کہے اور

﴿حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ﴾ کے جواب میں ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾ اور صبح کی اذان میں ﴿اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ﴾ کے جواب میں ﴿صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ﴾ کہے۔

یاد رہے کہ ﴿اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ کے جواب میں یہی کلمات کہنے چاہییے۔ چونکہ آپ کا نامِ نامی سنا اور کہا گیا ہے۔ لہٰذا ساتھ درود شریف بھی پڑھ لے۔

نوٹ اگر کئی مساجد سے اذان کی آواز آرہی ہو تو پہلی اذان کا جواب دے دوسری اذانوں کا جواب ضروری نہیں۔

۹ اذان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف اور درج ذیل دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

اذان کے مکروہات

ماخوذ از: "تفہیم الفقہ" ص:105، ج:2

اذان کے مکروہات مندرجہ ذیل ہیں:

١ گانے کی طرز پر اذان دینا مکروہ ہے۔

٢ بے وضو کی اذان اور اقامت مکروہ ہے۔

٣ جنبی ﴿یعنی جس کو غسل کی حاجت ہو﴾ کی اذان مکروہ ہے۔

۴ ناسمجھ بچے کی اذان مکروہ ہے۔

۵ پاگل کی اذان مکروہ ہے۔

٦ نشے کی حالت میں اذان دینا مکروہ ہے۔

۷ عورت کا اذان دینا مکروہ ہے۔

٨ فاسق ﴿گناہ گار﴾ کا اذان دینا مکروہ ہے۔

۹ بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔

١٠ اذان اور اقامت کے دوران مؤذن کے لیے کلام کرنا مکروہ ہے۔ اگر مؤذن نے اذان میں کلام کیا تو اذان کا اعادہ (لوٹانا) کرنا مستحب ہے۔ اور اگر مؤذن نے اقامت میں کلام کیا تو اقامت کا اعادہ (لوٹانا) نہیں کیا جائے گا۔

١١ شہر میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے لیے اذان اور اقامت میں کراہت ہو تو اس کا اعادہ نہ کیا جائے۔

ملاحظہ

جس شخص کی ایک سے زائد نمازیں فوت ہو جائیں اور وہ ایسی جگہ پر ہے جہاں پہلے اذان اور اقامت نہیں ہوئی تو پہلی فوت شدہ نماز کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہے گا اور باقی میں اس کو اختیار ہے کہ اذان اور اقامت دونوں کہے یا صرف اقامت پر اکتفا کرے۔ لیکن اگر شہر اور بستی میں جہاں باقاعدہ اذان اور جماعت کا اہتمام ہوتا ہے وہاں کسی کی نماز قضاء ہو جائے تو اس کے لیے اذان مسنون نہیں ہے۔

اقامت کا جواب

اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح ہے صرف ﴿ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ﴾ کے جواب میں ﴿ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا ﴾ کہا جائے گا۔

نوٹ فجر کی اذان میں ﴿ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ﴾ کے جواب میں علماء سے ﴿ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ ﴾ کہنا منقول ہے۔

اذان کے جواب کا عجیب واقعہ

﴿ماخوذ از: نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: 177، ج: 1﴾

خطیب رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نضلہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو قادسیہ کی جانب بھیجا، جب عصر کا وقت ہوا تو

حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہا تو سنا کہ پہاڑ سے کوئی جواب دینے والا کہہ رہا ہے کہ اے نضلہ رضی اللہ عنہ! تم نے بہت بڑی عظیم ذات کی کبریائی بیان کی، پھر انہوں نے ﴿اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ کہا تو اس نے جواب میں کہا اے نضلہ رضی اللہ عنہ! یہ کلمۂ اخلاص ہے، جب انہوں نے ﴿اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ کہا تو ان صاحب نے کہا یہ ڈرانے والے ہیں اور یہ وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسی ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی، اور ان کی امت پر ہی قیامت قائم ہوگی، پھر انہوں نے جب ﴿حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ﴾ کہا تو ان صاحب نے کہا مبارک باد ہے اس کے لیے جو نماز کے لیے جائے اور اس پر مواظبت کرے، انہوں نے جب ﴿حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ﴾ کہا تو اس نے کہا وہ شخص کامیاب ہوا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پر "لَبَّیْكَ" کہی اور یہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقا کا ذریعہ ہے۔ پھر انہوں نے جب ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہا تو اس نے کہا اے نضلہ رضی اللہ عنہ! تم نے کلمہ توحید واضح کر کے پیش کیا، اللہ تعالیٰ تمہارا جسم جہنم پر حرام کرے۔

حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ جب اذان سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو ان حضرات نے اس شخص سے جس نے پہاڑ کی جانب سے موذن کی اذان کا جواب دیا تھا یہ کہا اللہ تم پر رحم کرے! یہ بتاؤ تم کون ہو فرشتے ہو یا جن یا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی بندے؟ تم نے اپنی آواز تو ہمیں سنا دی ذرا اپنی صورت بھی ہمیں دکھاؤ، اس لیے کہ ہم اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے وفد ہیں، فرمایا کہ پہاڑ کے درمیان سے چکی

کی طرح کا ایک سر نکلا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اس نے دو اُونی چادریں اوڑھ رکھی تھی۔ اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ان حضرات نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تم پر اللہ رحم کرے یہ بتلاؤ تم کون ہو؟ اس نے کہا نیک بندے عیسی کا وصی "زرنب بن تملا" ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر ٹھہرایا تھا اور میرے لیے دعا کی تھی کہ ان کے آسمان سے نازل ہونے تک باقی رہوں، وہ آسمان سے اتر کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور عیسائیوں نے جو چیزیں حلال کر لی تھیں ان سے اظہار برأت کریں گے، اب جب کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات سے محروم ہو گیا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرا سلام کہہ دینا اور ان سے کہنا اے عمر رضی اللہ عنہ! صحیح راستے پر چلتے رہیے اور اس کے قریب رہیے اس لیے کہ وقت قریب آ گیا ہے اور انہیں یہ نشانیاں بتلا دینا جو ابھی میں تمہیں بتاؤں گا، جب یہ چیزیں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ظاہر ہو جائیں تو دور سے دور بھاگنا، جب مرد مردوں پر اکتفا کریں اور عورتیں عورتوں پر، اور اپنی نسبت اپنے والدین کی طرف نہ کریں اور غیروں کی طرف نسبت کریں، اور بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کھائیں اور چھوٹے بڑوں کی تعظیم نہ کریں، اور اچھائی کا حکم دینے کو چھوڑ دیا جائے اور برائی کو ہونے دیا جائے اس سے روکا نہ جائے، اور عالم روپے پیسے حاصل کرنے کے لیے علم دین پڑھے، اور بارش گرمی کا اور اولاد ناراضگی کا سبب بن جائے، اور منارے اونچے اونچے بنانے لگیں، اور قرآن کریم پر چاندی چڑھائی جانے لگے، اور پختہ عمارتیں بننے لگیں اور خواہشات کی پیروی کی جانے لگے، اور دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیں

اور مسلمان کے خون اور قطع رحمی کو معمولی سمجھا جانے لگے، اور فیصلہ پر پیسے لیے جانے لگیں، سود خوری ہونے لگے، اور مال داری عزت کا سبب بن جائے اور ایک انسان گھر سے نکلے تو اس کے لیے اس سے بہتر آدمی کھڑا ہو اور وہ اسے سلام کرے، اور عورتیں گاڑیاں چلانے لگیں، یہ کہہ کر وہ "زرنب بن تملا" ہم سے روپوش ہو گیا اور ہم نے اس کے بعد اس کو نہیں دیکھا۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اے سعد رضی اللہ عنہ! اللہ تمہارے والد کو جزائے خیر دے تم اور تمہارے ساتھ جو مہاجرین اور انصار ہیں وہ جائیں اور اس پہاڑ پر ڈیرہ ڈال لیں، اگر اس سے ملاقات ہو جائے تو اسے میرا اسلام کہنا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعض وصی عراق کے کنارے اس پہاڑ پر اترے تھے، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ چار ہزار مہاجرین وانصار کو لے کر اس پہاڑ پر اترے چالیس دن تک وہاں رہے ہر نماز کے وقت اذان دیتے رہے لیکن کوئی جواب نہ ملا۔

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نوادر الاصول میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک خوف ودہشت پیش آئے گی، لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ بندر اور خنزیر بنے ہوئے ہوں گے، علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان علماء کو بندر اور خنزیر کی شکل میں اس لیے مسخ کیا کہ (مسخ میں خلقت کو اپنی شکل سے بدل دیا جاتا ہے) جس طرح انہوں نے حق کو بدلا تھا اور کلمات کو اس کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ پہنچا دیا تھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے

ان کی شکلوں کو مسخ کر کے ان کی خلقت کو بدل دیا اس لیے کہ انہوں نے حق کو باطل سے بدل دیا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ہماری اور ہمارے عالم بھائیوں کی حق سے کجی کی طرف آنے سے حفاظت فرمائیں اور اسلام پر موت دیں۔ ﴿آمین﴾

نماز کے مسائل

﴿ماخوذ از: "نور الایضاح"﴾

نماز کے فرض ہونے کی تین ۳ شرائط ہیں:

۱ مسلمان ہونا۔

۲ بالغ ہونا۔(۷ سال کے بچے کو نماز کا حکم دیا جائے گا، ۱۰ سال کے بچے کو نماز نہ پڑھنے پر ہاتھ سے پٹائی کی جائے گی)۔مؤلف

۳ عاقل ہونا (پاگل پر نماز فرض نہیں)۔

جماعت کا حکم

﴿ماخوذ از: تفہیم الفقہ، ص:130، ج:2﴾

ان عاقل، بالغ، آزاد مردوں پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ جن کو کوئی عذر نہ ہو۔ اور وہ کسی حرج اور مشقت کے بغیر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے پر قادر ہوں۔

بغیر عذر جماعت کا ترک کرنا

﴿ماخوذ از: آپ کے مسائل اور ان کا حل، ص: 420، ج: 3، مکتبہ لدھیانوی﴾

بغیر عذر کے جماعت کا ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ یہ تو ایسا کھلا مسئلہ ہے کہ کسی ایک عالم کو بھی اس میں اختلاف نہیں۔

ایسے بچوں کو مسجد میں لانا جائز نہیں

﴿ماخوذ از: "ہمارے تین گناہ"، مرتّبہ: حضرت مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم﴾

بچوں کی تین قسمیں ہیں:

1. بچوں کی پہلی قسم وہ ہے جو ابھی معصوم اور چھوٹے ہیں، اور جن کو مسجد کا شعور ہی نہیں، نہ ان کو مسجد کے آداب کا علم ہے، نہ ان کو نماز کی خبر ہے، اور نہ ان کو یہ علم ہے کہ مسجد اللہ کی عبادت کی جگہ ہے۔ اور ان بچوں سے یہ بھی خطرہ ہے کہ وہ مسجد میں پیشاب کر دیں یا مسجد میں کھیلیں کودیں اور اس کی بے حرمتی کریں، جیسے پانچ چھ سال تک کی عمر کے بچے ہوتے ہیں۔

شرعی حکم ایسے بچوں کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ ان کو مسجد میں لانا جائز نہیں۔ اور ماں باپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ایسے بچے مسجد میں نہ لائیں۔ اور اگر ایسے بچے لائیں گے اور وہ آکر مسجد کی بے حرمتی کریں گے تو ماں باپ گناہ گار ہوں گے، اس لیے کہ وہ بچے خود تو معصوم ہیں۔ مسجد کی انتظامیہ بھی ایسے بچوں کو مسجد میں آنے سے روک سکتی ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ شریعت میں ہر چیز کی حد مقرر ہے اور ان حدود ہی کا نام دین ہے، اور ان حدود کی ہم سب کو پابندی کرنی ہے۔

ایسے بچوں کو مسجد میں نہ لانا بہتر ہے

۲ بچوں کی دوسری قسم وہ ہے جو ان سے ذرا بڑے ہوتے ہیں جو سات سال سے گیارہ سال تک کی عمر کے ہوتے ہیں۔ ایسے بچے مسجد کو مسجد سمجھتے ہیں۔ لیکن ابھی پوری سمجھ نہ ہونے کی وجہ مسجد کا پورا احترام بجا لانے سے قاصر ہیں۔ ایسے بچوں کو مسجد میں لانا جائز ہے، لیکن نہ لانا بہتر ہے۔

ایسے بچوں کو مسجد میں لانا چاہیے

۳ بچوں کی تیسری قسم وہ ہے جو بالغ ہونے کے قریب ہے۔ جن کی عمر بارہ سال سے چودہ سال تک کی ہوتی ہے۔ البتہ پندرہ سال تک کی عمر کا بچہ شرعاً بالغ سمجھا جاتا ہے چاہے اس کے اندر بالغ ہونے کی علامت ظاہر ہوں یا نہ ہوں۔

شرعی حکم ایسے بچوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ان کو مسجد میں لانا چاہیے تا کہ ان کے اندر نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت پڑ جائے۔ کیونکہ بالغ ہوتے ہی ان پر نماز فرض ہو جائے گی اور مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہو جائے گا۔ اگر ہم نے پہلے سے ان کو نماز باجماعت کا عادی نہیں بنایا تو بالغ ہونے کے بعد عادت پڑنے میں وقت لگے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ نمازیں بھی قضا کریں گے اور جماعت بھی چھوڑیں گے۔ لہٰذا جب بچہ بالغ ہونے کے قریب ہو جائے تو اس کو مسجد میں لانا شروع کر دیں اور گھر میں اس کو بتاتے رہیں کہ مسجد کا احترام کرنا چاہیے۔ وہاں جا کر نمازیں پڑھتے ہیں، ذکر اور تسبیح کرتے ہیں۔ وہاں شور و شغب نہیں کرتے۔ ایسے بچوں کو مسجد کی جماعت میں شامل کریں۔

بچوں کی صف مَردوں کے بعد

اور جب مردوں کی صفیں مکمل ہوجائیں تو اس کے بعد ان بچوں کی صفیں بنائیں۔ یہی سنت طریقہ ہے۔ اور نماز شروع ہونے کے بعد جو لوگ آئیں وہ ان بچوں ہی کی صفوں میں دائیں اور بائیں شامل ہوجائیں۔

بچوں کو ان کی صف سے پیچھے کرنا جائز نہیں

لیکن بعض لوگ اس موقع پر ایک غلطی کرتے ہیں، وہ یہ کہ نماز شروع ہونے کے بعد جب وہ لوگ مسجد میں آتے ہیں اور صف میں شامل ہوتے ہیں۔ اور بچوں کو صف میں کھڑا دیکھتے ہیں تو ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ بچوں کو پیچھے کر دیتے ہیں۔ مثلاً: ایک شخص آیا اور بچے کو صف میں کھڑا دیکھ کر اس کو کان سے پکڑ کر پیچھے صف میں کھڑا کر دیا، اور اگر بچہ تھوڑی ضد کرے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پیچھے کی صف میں کھڑا کر دیتے ہیں، اکثر مساجد میں آپ کو یہ تماشہ نظر آئے گا۔ اب وہ شخص بھی آ رہا ہے وہ یہ عمل کر رہا ہے۔ فرض کریں کہ اگر بچہ جماعت کھڑی ہوتے وقت پہلی صف میں تھا تو سلام کے وقت وہ آخری صف میں پہنچ جاتا ہے، اس لیے کہ ہمارے یہاں عموماً جماعت کھڑی ہوتے وقت نمازی تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور اکثریت بعد میں آنے والوں کی ہوتے ہے۔ اب جو بھی بعد میں آتا ہے وہ بچوں کو پچھلی صف میں دھکیل دیتا ہے اور خود اس کی جگہ کھڑا ہوجاتا ہے۔ اور ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ بچوں کے برابر میں کھڑے ہونے سے نماز نہیں ہوتی۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ذہن کو اس سے بالکل صاف

کر لینا چاہیے۔ شرعی حکم یہ ہے کہ آپ بچوں کے برابر میں کھڑے ہو جائیں۔ چاہے بچہ اگلی صف میں ہو یا پچھلی صف میں ہو۔ دائیں طرف کھڑا ہو یا بائیں طرف ہو۔ اس کی وجہ سے بالغان کی نماز میں کوئی خلل نہیں آتا۔

نماز کی پابندی پر پانچ انعامات

﴿ماخوذ از: نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: 277، ج: 4﴾

علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص نماز کو پابندی سے پڑھتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو پانچ خصوصی عزتیں عطا فرماتے ہیں۔

۱ اس کی غربت اور تنگ دستی دور فرما دیتے ہیں۔

۲ قبر کا عذاب اس سے ہٹا لیا جاتا ہے۔

۳ قیامت کے دن اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یعنی اس کی نجات ہوگی اور ایسا شخص نہایت ہی آرام میں رہے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿سورة الحاقة﴾

۴ اور ایسا نمازی پل صراط سے بجلی کی طرح گذرے گا۔

۵ نماز کی پابندی کرنے والے حساب و کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔

دیر کر کے نماز پڑھنے کا انجام

﴿ماخوذ از: نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:280، ج:2﴾

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہوا، بھائی، بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر آ گیا، آ کر دیکھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ نقد رقم تھی وہ میت کو قبر میں اتارتے وقت قبر ہی میں گر پڑی ہے، مجبور ہو کر قبرستان گیا، اور گری ہوئی رقم نکالنے کے لیے بہن کی قبر کو کھودا، دیکھتا ہے کہ اس کی قبر میں آگ لگی ہوئی ہے اور میّت اس میں جل رہی ہے، بہن کی قبر کا یہ حال دیکھ کر روتا ہوا گھر آیا، اور اپنی ماں کے پاس آ کر بہن کی قبر کا حال سنایا، ماں نے روتے ہوئے بیٹے سے کہا! بیٹا اور تو کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں کرتی تھی، البتہ جب نماز پڑھا کرتی تھی تو وقت سے بے وقت دیر کر کے پڑھا کرتی تھی، ہو نہ ہو اس گناہ کی وجہ سے آگ میں جل رہی ہے۔(امام غزالی فرماتے ہیں کہ یہ عذاب اُس پر ہے جو تاخیر کر کے نماز پڑھے تو اس کا کیا حال ہو گا جو نماز ہی نہ پڑھے؟)۔

اوقاتِ مکروہہ

﴿ماخوذ از: نور الایضاح﴾

تین اوقات میں فرائض، واجبات، سنن، نوافل، ہر قسم کی نماز پڑھنا ممنوع و مکروہِ تحریمی ہے۔

۱ طلوعِ شمس: یعنی سورج نکلتے وقت۔ سورج نکلنے کے ۱۵ سے ۲۰ منٹ بعد نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

۲ زوالِ شمس سے پانچ منٹ پہلے اور پانچ منٹ بعد تک نماز مکروہ ہے۔

۳ غروبِ شمس سے ۲۰ منٹ پہلے سے لے کر غروبِ شمس تک ہر قسم کی نماز ممنوع ہے سوائے اسی دن کی عصر کی نماز کے۔

تیرہ ۱۳ اوقات میں نوافل مکروہ ہیں

﴿ماخوذ از: نورالایضاح﴾

۱ طلوعِ شمس (اس وقت ہر قسم کی نماز ممنوع ہے)۔

۲ زوالِ شمس (اس وقت ہر قسم کی نماز ممنوع ہے)۔

۳ غروبِ شمس (اس وقت ہر قسم کی نماز ممنوع ہے، سوائے اسی دن کی عصر کی)۔

۴ طلوعِ فجر کے بعد (سوائے فجر کی دو سنتوں کے)۔

۵ نمازِ عصر کے بعد۔

۶ جمعہ کے دن جب امام خطبہ کے لیے نکل جائے۔

۷ اقامت کے وقت سوائے فجر کی سنتوں کے۔

۸ عیدین کی نماز سے پہلے چاہے گھر میں ہو۔

۹ عیدین کی نماز کے بعد عیدگاہ میں (گھر میں آ کر پڑھ سکتا ہے)۔

۱۰ پیشاب، پاخانہ کے تقاضہ کے وقت۔

۱۱ فرض نماز کا وقت کم ہونے کے وقت (یعنی صرف اتنا وقت رہ جائے کہ فرائض ادا کر سکتا ہے تو صرف فرض ادا کرے سنتوں کو چھوڑ دے۔)

۱۲ عرفہ کے دن، ظہر اور عصر کو جمع کرنے کے درمیان سنتیں وغیرہ پڑھنا۔

۱۳ مزدلفہ میں، مغرب اور عشاء کو جمع کرنے کے دوران سنتوں کا پڑھنا۔

نماز کی شرائط

ماخوذ از: نورالایضاح

۱ باوضو ہونا۔ ۲ جسم کا پاک ہونا۔ ۳ کپڑے کا پاک ہونا۔ ۴ جگہ کا پاک ہونا۔ ۵ ستر کا ڈھانپنا۔ ۶ قبلہ رخ ہونا۔ ۷ نماز کے وقت کا داخل ہو جانا۔

خواتین کے بال ستر میں داخل ہیں

خواتین کے بال ستر میں داخل ہیں۔ اگر اتنا باریک دوپٹہ یا اوڑھنی ہے کہ بال جھلکتے ہیں تو نماز نہ ہوگی۔

نماز کے فرائض

ماخوذ از: "نورالایضاح"

۱ نیت کا ہونا۔ مثلاً: ظہر کے فرض پڑھ رہا ہوں۔

۲ تکبیرِ تحریمہ کہنا۔

۳ تکبیرِ تحریمہ کھڑے ہونے کی حالت میں کہنا۔ (بعض لوگ ایسے وقت میں آتے ہیں کہ امام رکوع میں جا چکا ہوتا ہے وہ جلدی کی وجہ سے رکوع کے قریب ہو کر تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں نماز درست نہ ہوگی۔)

۴ تکبیرِ تحریمہ اتنی بلند آواز سے کہنا کہ اپنے کانوں کو سنائی دے۔ ۵ قیام کرنا۔

مسئلہ نفل نماز میں بلا عذر بھی قیام چھوڑ سکتا ہے لیکن ثواب کم ہو جائے گا۔

۶ رکوع کرنا۔ ۷ سجدہ کرنا۔ ۸ قرأت کرنا۔ ۹ ﴿اَلتَّحِیَّاتُ﴾ کی مقدار قعدۂ اخیرہ کرنا۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆ جو لوگ عذر کی وجہ سے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں ان کے لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا صحیح نہیں۔

نماز کے واجبات

﴿ماخوذ از: "نور الایضاح"﴾

۱ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔

۲ سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت کا ملانا یا تین چھوٹی آیات پڑھنا۔

۳ فرائض کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت کا پڑھنا۔

۴ واجب، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت کا پڑھنا۔

۵ سورۂ فاتحہ کو سورت پر مقدم کرنا۔

۶ سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں کا رکھنا۔

۷ ہر رکعت کے دو سجدے اسی رکعت میں ادا کرنا۔

۸ ہر عمل کو سکون کے ساتھ ادا کرنا۔

۹ قعدۂ اوّل میں بیٹھنا۔

۱۰ قعدۂ اول میں تشہد ﴿اَلتَّحِیَّاتُ﴾ پڑھنا۔

۱۱ قعدۂ اخیرہ میں تشہد ﴿اَلتَّحِیَّاتُ﴾ پڑھنا۔

۱۲ دوسری رکعت میں ﴿اَلتَّحِیَّاتُ﴾ کے بعد تیسری رکعت کے لیے بلا تاخیر کھڑے ہو جانا۔

۱۳ لفظ ﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ﴾ کے ساتھ نماز سے نکلنا

۱۴ وتر میں دعائے قنوت کا پڑھنا۔

۱۵ عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیرات کا کہنا۔

۱۶ عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر کہنا۔

۱۷ امام کا فجر کی دونوں رکعتوں میں، مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کرنا۔

۱۸ جمعہ کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا۔

۱۹ عیدین میں بلند آواز سے قرأت کرنا۔

۲۰ تراویح میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا۔

۲۱ رمضان کے وتر میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا۔

۲۲ ظہر اور عصر میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا۔

۲۳ مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا۔

۲۴ جو نوافل دن میں ادا کی جائیں ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا۔

نماز کی اِکیاون (۵۱) سنتیں

﴿ماخوذ از: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیاری سنتیں﴾

قیام کی گیارہ (۱۱) سنّتیں:

۱ تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پَست نہ کرنا۔

۲ دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی انگلیاں قِبلہ کی طرف رکھنا۔

تنبیہ بعض فقہاء نے چار اُنگل کے فاصلہ کو مُستحب کہا ہے لیکن فقہ میں مستحب کا اطلاق سنت اور سنت کا اطلاق مستحب پر ہوتا ہے۔ (کذا فی الشامی فی تجویز اطلاق اسم المستحب علی السنۃِ وعکسِہ) ﴿ص:۴۸، ج:۳﴾

۳ مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ امام کی تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ ہونا۔

فائدہ مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ اگر امام کی تکبیرِ تحریمہ سے پہلے ختم ہوگئی تو اقتدا صحیح نہ ہوگی۔

۴ تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔

۵ ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

۶ انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا۔

۷ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔

۸ چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گِٹے (کلائی) کو پکڑنا۔

۹ درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔

۱۰ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔

۱۱ ثناء پڑھنا۔

قرأت کی سات سنتیں :

۱ تعوّذ یعنی ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ﴾ پڑھنا۔ (آہستہ آواز سے، مؤلف)

۲ تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں ﴿ بِسمِ اللّٰہِ ﴾ پڑھنا۔ (آہستہ آواز سے، مؤلف)

۳ چپکے سے ﴿ آہستہ ﴾ ''آمین'' کہنا۔

۴ فجر اور ظہر میں طوالِ مفصّل یعنی ﴿ سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ ﴾ سے ﴿ سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ ﴾ تک، عصر و عشاء میں اوساطِ مفصّل یعنی ﴿ سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ ﴾ سے ﴿ سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ ﴾ تک، اور مغرب میں قصارِ مفصّل یعنی ﴿ سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ ﴾ سے ﴿ سُوْرَۃُ النَّاسِ ﴾ تک، کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنا۔

۵ فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔

۶ ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔

۷ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف ﴿ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ ﴾ کا پڑھنا۔

رکوع کی آٹھ سنّتیں :

۱ رکوع کی تکبیر کہنا۔

۲ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

۳ گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ (کُھلا) رکھنا۔

۴ پیٹھ کو بچھا دینا۔

۵ پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔

۶ سَر اور سرین کو برابر رکھنا۔

۷ رکوع میں تین بار ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ﴾ پڑھنا۔

۸ رکوع سے اٹھنے میں امام کو ﴿سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ﴾ بآوازِ بُلند کہنا اور مقتدی کو ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾ اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

سجدہ کی ۱۲ بارہ سنّتیں:

۱ سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔

۲ سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔

۳ پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔

۴ پھر ناک رکھنا۔

۵ پھر پیشانی رکھنا۔

۶ سجدہ میں سر، دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔

۷ سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔

۸ کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔

۹ سجدہ میں تین بار ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى﴾ پڑھنا۔

۱۰ سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کہنا۔

۱۱ سجدہ سے اٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔

۱۲ دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

اَلسر کا علاج سجدہ کے ذریعے

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا''، ص:222، ج:1﴾

جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے اور زخم (ULCER) ہوتا ہے۔ صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہوجاتا ہے۔ سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھی جاتی ہے۔ اس عمل سے دماغی لہریں زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہِ راست ہم رشتہ ہوکر دماغ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ کردیتی ہیں۔ اس حالت سے دماغ پرسکون اور مطمئن ہوجاتا ہے۔ پرسکون دماغ معدے کے تیزابی گلینڈز کو زیادہ تیزاب پیدا کرنے سے روکتا ہے اور یوں معدے کی تیزابیت ختم اور زخم مندمل ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

قعدہ کی تیرہ۱۳ سنّتیں:

۱ دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔

۲ دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔

۳ تشہد میں ﴿اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ﴾ پر شہادت کی انگلی کو اٹھانا اور ﴿اِلَّا اللّٰهُ﴾ پر جھکا دینا۔

۴ قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔

۵ درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ ان الفاظ میں جو قرآن و حدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔

۶ دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا۔

۷ سلام کی ابتداء داہنی طرف سے کرنا (یعنی پہلے سیدھی طرف سلام پھیرنا)۔

۸ امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔

۹ مقتدی کو امام، فرشتوں اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔

۱۰ منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

۱۱ مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔

۱۲ دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست (آہستہ) کرنا۔

۱۳ مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔

اشارہ کے وقت انگلی کو بار بار حرکت نہ دیں

نسائی شریف میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔“ ﴿سنن النسائی، ص: 187، ج: 1، باب بسط الیسری علی الرکبۃ، سنن ابی داؤد، ص: 149، ج: 1، باب الاشارۃ فی التشھد﴾

نماز کے آداب

﴿ماخوذ از: نور الایضاح﴾

۱ اگر چادر اوڑھے ہوئے ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے لیے مَردوں کا چادر سے ہاتھ نکالنا۔

۲ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا۔

٣ رکوع کی حالت میں **پاؤں** پر نظر رکھنا۔

٤ سجدے کی حالت میں **ناک** کے بانسے پر نظر رکھنا۔

٥ بیٹھنے کی حالت میں **گود** میں نظر رکھنا۔

٦ سلام کہتے وقت دائیں، بائیں **کندھوں** پر نظر رکھنا۔

٧ جہاں تک ممکن ہو **کھانسی** کو روکنا۔

٨ **جمائی** کو روکنا۔

٩ فرض نماز کے بعد (سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر) یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

(ماخوذ از: ''آسان نماز'')

١٠ پھر ایک بار **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** اور تین بار **اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ** کہے اور یہ دعا پڑھے[1]:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

١١ نمازِ وتر پڑھ کر (تین مرتبہ) یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (ابوداؤد:1430)

تیسری بار بآوازِ بلند کہے اور ''**قُدُّوْسِ**'' کی واؤ کو خوب کھینچے۔

---

(١) صحیح بخاری، بعد الذکر بعد الصلوٰۃ، ص:116، ج:1

ضروری ہدایات

① پوری نماز میں انگلیاں اپنی حالت میں رہیں گی سوائے دو جگہ کے۔(رکوع میں انگلیاں کھول کر گھٹنے پکڑنے ہیں ۔ یہ حکم مردوں کے لیے ہے۔خواتین انگلیاں ملا کر رکھیں)۔سجدے میں تمام انگلیاں ملا کر قبلہ رُخ رکھنی ہیں۔ یہ حکم مرد،عورت سب کے لیے ہے۔

② کھڑے ہونے کی حالت میں اس بات کا اچھی طرح اہتمام کریں کہ پاؤں سیدھے ہوں اور انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔

③ مرد حضرات پنجوں اور ایڑھیوں میں فاصلہ برابر رکھیں۔

④ خواتین کھڑے ہونے اور رکوع کی حالت میں دونوں پاؤں ملا کر رکھیں۔

⑤ قعدہ یعنی بیٹھنے کی حالت میں ہاتھوں کی انگلیاں ران پر رکھیں،اس طور پر کہ انگلیاں گھٹنوں کی جانب جھکی ہوئی نہ ہوں۔

⑥ تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت ہتھیلی اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب رکھیں۔

مَردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

﴿ماخوذ از: ”آسان نماز“﴾

عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں جیسے نماز پڑھنے کا طریقہ ابھی بیان کیا گیا، لیکن چند چیزوں میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے وہ نیچے لکھی جاتی ہیں:

① تکبیرِ تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اُٹھانا

چاہیے اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اُٹھانا چاہیے۔

(اس طور پر کہ انگلیاں کندھوں سے اوپر نہ جائیں۔ "مؤلف")

۲ تکبیرِ تحریمہ کے بعد مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیے اور عورتوں کو سینے پر۔

۳ مردوں کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا اور باقی تین انگلیوں کو بائیں کلائی پر بچھا دینا چاہیے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیے، مردوں کی طرح حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کو نہ پکڑنا چاہیے۔

۴ مَردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اس قدر جھکنا چاہیے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۵ مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنا چاہیے۔

۶ مردوں کو حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو ملی ہوئی رکھنی چاہئیں۔

۷ مردوں کو سجدے میں پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو بغل سے جدا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہیے۔

٨ سجدے میں مردوں کی کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی ہوں۔

٩ مردوں کو سجدے میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بَل کھڑے رکھنے چاہئیں، مگر عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دیں۔

١٠ مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے پاؤں کو انگلیوں کے بَل کھڑا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہیے۔

١١ عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ وہ ہر وقت آہستہ آواز سے قراءت کریں اور مردوں کے لیے بعض حالات میں زور سے قراءت پڑھنا واجب ہے اور بعض حالات میں جائز ہے۔

نماز کے ٢٠ مکروہات

﴿ماخوذ از: ”آسان نماز“﴾

یہ چیزیں نماز میں مکروہ ہیں:

١ کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔

٢ آستین سے باہر ہاتھ نکالے رکھنا۔

٣ کپڑا اسمیٹنا ﴿آستین وغیرہ فولڈ کرنا بھی اسی حکم میں ہے﴾۔

٤ جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔

۵ انگلیاں چٹخانا۔

۶ دائیں یا بائیں گردن موڑنا۔

۷ مرد کو جوڑا گوندھ کر نماز پڑھنا۔

۸ انگڑائی لینا۔

۹ کتے کی طرح بیٹھنا۔

۱۰ مرد کو سجدے میں ہاتھ زمین پر بچھانا۔

۱۱ سجدے میں مردوں کے لیے پیٹ کو رانوں سے ملانا۔

۱۲ بغیر عذر کے چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔

۱۳ امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا۔

۱۴ صف سے علیحدہ تنہا کھڑا ہونا۔

۱۵ سامنے یا سر پر تصویر ہونا۔

۱۶ تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔

۱۷ کندھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا۔

۱۸ پیشاب، پاخانہ یا بھوک کا تقاضا ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

۱۹ سر کھول کر نماز پڑھنا۔ یہ کراہت کا حکم مردوں کے لیے ہے، (یہ مرض آج کل عام ہے)۔ عورت سر کھول کر نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔

۲۰ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔

سجدۂ سہو

﴿ماخوذاز: "آسان نماز"﴾

کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا فرض میں تاخیر یعنی دیر ہوجانے سے یا کسی فرض کو دوبارہ ادا کردینے سے سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے اور اس سے بھول کی تلافی ہوجاتی ہے اگر قصداً ایسا کرے تو سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا بلکہ نماز دہرانا لازم ہوگا۔ اور اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے نہ ہوگی۔ (بلکہ دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی)۔ "مؤلف"

طریقۂ سجدۂ سہو

﴿ماخوذاز: "آسان نماز"﴾

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں ﴿عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ تک ﴿اَلتَّحِیَّاتُ﴾ پڑھ کر داہنی طرف کو سلام پھیر کر دو سجدے کرے، ہر مرتبہ سجدہ کو جاتے ہوئے ﴿اَللّٰهُ اَکْبَرُ﴾ کہے، اور دونوں سجدے کرکے بیٹھ جاوے اور دوبارہ پوری التحیات اور اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھے، پھر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

وِتر نماز پڑھنے کا طریقہ

﴿ماخوذاز: "آسان نماز"﴾

نمازِ وتر کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے اور ﴿عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ تک ﴿اَلتَّحِیَّاتُ﴾ پڑھ کر کھڑا ہوجائے، پھر تیسری رکعت میں ﴿اَلْحَمْدُ﴾

اورسورت سے فارغ ہوکر ﴿اَللّٰہُ اَکْبَر﴾ کہتا ہوا کانوں تک ہاتھ اٹھائے اورپھرقاعدے کے مطابق ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے،اس کے بعد رکوع میں جائے اور باقی نماز پوری کرے۔

دُعائے قنوت

﴿ماخوذ از:"آسان نماز"﴾

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

وِتر کے مسائل

﴿ماخوذ از:"تفہیم الفقہ،ص:149،ج:2"﴾

مسئلہ ① جس کودعائے قنوت یادنہ ہووہ یہ پڑھ لیا کرے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یا تین دفعہ یہ پڑھ لے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲ وِتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا چاہیے۔

مسئلہ ۳ رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ رمضان المبارک کے علاوہ اور دنوں میں (وتر کی نماز) جماعت سے نہ پڑھیں۔

مسئلہ ۴ مسبوق کو چاہیے کہ امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ پھر بعد میں نہ پڑھے اور اگر مسبوق تیسری رکعت کے رکوع کے بعد شامل ہوا ہو اور امام قنوت پڑھ چکا تھا تو مسبوق اپنی بقیہ نماز میں قنوت نہ پڑھے کیونکہ اس کو تیسری رکعت مل گئی۔ امام کا قنوت اس کی قرأت کی طرح مقتدی کے لیے کافی ہوگا۔

مسبوق کے احکام

مسبوق کی تعریف: جس شخص کی امام کے پیچھے کچھ یا ساری رکعتیں چھوٹ جائیں اس کو "مسبوق" کہتے ہیں۔

نوٹ ساری رکعتیں چھوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص آخری رکعت کے رکوع کے بعد امام کے ساتھ شریک ہوا ہے۔

صورت ۱ اگر ایک رکعت نکل جائے تو امام کے دونوں سلاموں کے بعد قضاء رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور پہلے ثناء پھر ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہ﴾، ﴿بِسْمِ اللّٰہ﴾ کے بعد ﴿سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ﴾ اور کوئی سورت ملا کر دونوں سجدوں کے بعد قعدہ

میں بیٹھ جائے اور التحیات، درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

صورت ۲ اگر دو رکعت نکل جائیں تو امام کے دونوں سلاموں کے بعد قضاء رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور پہلے ثناء پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت ملا کر پہلی رکعت پوری کرے اور دونوں سجدوں کے بعد دوسری رکعت کے لیے سیدھا کھڑا ہو جائے پھر بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھ کر اس رکعت کو مکمل کرے۔ اور دونوں سجدوں کے بعد قعدہ اخیرہ میں بیٹھ کر سلام پھیر دے۔

صورت ۳ اگر تین رکعت نکل جائیں تو امام کے دونوں سلاموں کے بعد قضاء رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور پہلے ثناء پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت ملا کر اس رکعت کو مکمل کرے۔ اور دونوں سجدوں کے بعد قعدہ اولیٰ میں بیٹھ جائے۔ التحیات کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔ تیسری رکعت میں بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور سورت ملا کر رکعت کو پورا کرے اور دونوں سجدوں کے بعد چوتھی رکعت کے لیے سیدھا کھڑا ہو جائے، قعدہ میں نہ بیٹھے۔ چوتھی رکعت میں بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر، بغیر سورت ملائے رکوع کر دے۔ دونوں سجدوں کے بعد قعدہ اخیرہ میں بیٹھ کر سلام پھیر دے۔

صورت ۴ چاروں رکعتیں نکل جائیں اس طور پر کہ امام کی چوتھی رکعت کے رکوع کے بعد شریک ہو تو پہلی دو رکعتوں میں مکمل قرأت کرے گا اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ کی قرأت کرے گا۔ دوسری اور چوتھی رکعت میں قعدہ بھی کرے گا۔

سجدۂ تلاوت

﴿ماخوذ از: ''آسان نماز''﴾

قرآن شریف میں ۱۴ مقام ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ اس کو ''سجدۂ تلاوت'' کہتے ہیں۔ ان جگہوں پر قرآن شریف میں حاشیہ پر ﴿السجدة﴾ لکھا ہوا ہے۔لیکن سترہ ہویں پارہ کے آخر میں جہاں ﴿السجدة﴾ لکھا ہے حنفی مذہب میں وہاں سجدہ نہیں ہے اور یہ جگہ ۱۴ کے علاوہ ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بہتر وقت

مسئلہ ۱ تلاوت کرنے والا اگر سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھ دیوے تاکہ حاضرین تک آواز نہ پہنچے تو یہ مستحب ہے،لیکن تراویح میں امام آیتِ سجدہ بھی زور سے پڑھے اور سب اس کے ساتھ سجدہ کریں۔

﴿ہدایہ: ص:260، ج:1، البشریٰ﴾

سجدۂ تلاوت کا سنت طریقہ

مسئلہ ۲ سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر (بغیر ہاتھ اٹھائے) تکبیر کہتا ہوا ایک سجدہ کرے، اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو، یہ تو افضل طریقہ ہے،لیکن اگر بیٹھے بیٹھے ہی سجدے میں چلا گیا اور سجدے سے اٹھ کر بیٹھ گیا تب بھی سجدہ ادا ہو گیا۔ تلاوت کا صرف ایک ہی سجدہ کیا جاتا ہے نماز کی طرح دو سجدے نہیں ہوتے۔

سجدۂ تلاوت کے لیے شرائط

مسئلہ ۳ سجدہ تلاوت کی ادائیگی کے لیے بدن، کپڑا، جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھانکنا، قبلہ رُخ ہونا، سجدہ ادا کرنے کی نیت کرنا، باوضو ہونا شرط ہے۔

آیتِ سجدہ کا چھوڑنا مکروہ ہے

مسئلہ ۴ تلاوت کرتے کرتے سجدہ کی آیت چھوڑ جانا مکروہ ہے۔

آیتِ سجدہ کا آہستہ تلاوت کرنا مستحب ہے

مسئلہ ۵ تلاوت کرنے والا اگر سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھ دیوے تاکہ حاضرین تک آواز نہ پہنچے تو یہ **مستحب** ہے، لیکن تراویح میں امام آیتِ سجدہ بھی زور سے پڑھے اور سب اس کے ساتھ سجدہ کریں۔

آیتِ سجدہ کئی بار تلاوت کرنا

﴿ماخوذ از: تفہیم الفقہ، ص: 190، ج: 2﴾

مسئلہ ۶ اگر کسی نے ایک ہی آیتِ سجدہ ایک ہی مجلس میں ایک ہی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کئی بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ لازم ہوگا۔

مسئلہ ۷ اگر کسی نے ایک ہی جگہ پر بیٹھے بیٹھے مختلف آیاتِ سجدہ تلاوت کیں تو جتنی آیاتِ سجدہ تلاوت کرے گا اتنے ہی سجدے لازم ہوں گے۔

مسئلہ ۸ اگر کسی نے ایک ہی آیتِ سجدہ مختلف نشستوں میں پڑھی تو جتنی نشستیں بدلیں اتنی ہی مرتبہ سجدہ لازم ہوگا۔

مسئلہ ۹ اگر کسی نے مختلف نشستوں میں مختلف آیاتِ سجدہ تلاوت کیں تو جتنی آیاتِ سجدہ تلاوت کرے گا اتنے ہی سجدے لازم ہوں گے۔

چودہ سجدوں کا عظیم فائدہ

﴿ماخوذ از: نورالایضاح﴾

امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی ایک ہی مجلس میں چودہ آیات سجدہ تلاوت کرے اور ہر آیت پر علیحدہ سجدہ کرے تو اس کی جو حاجات ہوں گی وہ اللہ پاک پوری فرمادیں گے۔ (یہ بزرگوں کا مجرب عمل ہے اس کو مسنون نہ سمجھا جائے۔مؤلف)

نمازِ تراویح کے مسائل

﴿ملخص از: "بہشتی زیور"، حصہ ۱۱﴾

مسئلہ ۱ رمضان شریف میں تراویح کی ۲۰ رکعات ادا کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ترک کیا اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں میری امّت پر فرض نہ کردی جائے۔خلفاء راشدین نے اس پر مواظبت کی ہے۔ ﴿الہدایۃ، باب قیامِ رمضان﴾

مسئلہ ۲ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت میں پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اس کو چاہیے پہلے عشاء کی نماز پڑھے اور پھر تراویح میں شریک ہو۔

مسئلہ ۳ تراویح کے درمیان میں اگر وتر کی نماز شروع ہو جائے تو پہلے وتر کی نماز جماعت سے پڑھے، بعد میں تراویح کو مکمل کرے۔

مسئلہ ۴ ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ لوگوں کی کاہلی یا سستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۵ تراویح پورے رمضان میں (مَردوں اور عورتوں کے لیے) پڑھنا سنت (مؤکدہ) ہے۔اگرچہ قرآن مجید ایک بار مکمل ہو چکا ہو۔

مسئلہ ۶ صحیح یہ ہے کہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آج کل دستور ہے، مکروہ ہے۔

عورتوں کی جماعت اور تراویح کا حکم

﴿ماخوذ از: "تراویح کے اہم مسائل"، مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب، ص: 15﴾

عورتوں کی جماعت کے بارے میں اصل حکم یہی ہے کہ تنہا خواتین کی جماعت شرعاً مکروہِ تحریمی (ناجائز) ہے، اگرچہ تراویح کی جماعت ہو، اس لیے عورتوں کو فرائض کی طرح تراویح اور وتر کی نماز بھی بغیر جماعت کے الگ الگ پڑھنی چاہیے، یہی طریقہ شریعت کے مطابق ہے، تاہم اگر کوئی عورت حافظہ ہو اور اس کے لیے تراویح میں سنائے بغیر قرآن کریم یاد رکھنا مشکل ہو تو چونکہ قرآن پاک کو بھلا دینا بڑا گناہ ہے اس لیے اس گناہ سے بچنے اور قرآنِ کریم کو یاد رکھنے کی غرض سے مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ حافظہ عورت کے لیے بلا تداعی (بغیر اعلان کے) صرف گھر کی خواتین کو باجماعت تراویح پڑھانے کی اس شرط کے ساتھ اجازت دیا کرتے تھے کہ حافظہ عورت کی آواز گھر سے باہر نہ جائے، اور تداعی سے پرہیز کیا جائے۔ تداعی سے پرہیز کا مطلب یہ ہے کہ:

(الف)....... اس کے لیے باقاعدہ اہتمام کر کے خواتین کو نہ بلایا جائے۔

(ب)....... اگرچہ اہتمام سے خواتین کو نہ بلایا جائے، لیکن اقتدا کرنے والی خواتین گھر گھر کی ہوں، باہر سے آ کر شریک نہ ہوں۔

لہٰذا جہاں تک ہو سکے حافظہ خواتین کو بھی تراویح کی جماعت سے پرہیز کرنا چاہیے، البتہ بوقتِ ضرورت درج بالا شرائط کے ساتھ وہ مذکورہ گنجائش پر عمل کر سکتی ہے، البتہ عورت کے امام ہونے کی حالت میں حافظہ عورت صف کے درمیان میں کھڑی ہوگی مردوں کے امام کی طرح آگے کھڑی نہیں ہوگی۔

سورج اور چاند گرہن کی نماز

﴿ماخوذ از: ''تفہیم الفقہ''، ص: 199، ج: 2﴾

اگر سورج کو گرہن لگ جائے تو ایسے موقع پر دو یا چار رکعت نماز پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ایسی نماز کو ''صلوٰۃ الکسوف'' کہتے ہیں۔ اور ایسی نماز جو چاند گرہن کے موقع پر پڑھی جائے وہ ''صلوٰۃ الخسوف'' کہلاتی ہے۔

سورج گرہن کی نماز میں کرنے کے کام

﴿ماخوذ از: ''الہدایۃ''، باب صلوٰۃ الکسوف﴾

١ سورج گرہن کی نماز باجماعت ادا کی جائے۔ ٢ سورج گرہن کی نماز کے لیے کوئی اذان اور اقامت نہیں۔ ٣ امام دو رکعتیں خوب لمبی پڑھائے اور رکوع، سجدے بھی خوب طویل کرے۔ ٤ امام بلند آواز سے قرأت کرے۔ ٥ نماز سے فارغ ہو کر اس وقت تک دُعا میں مشغول رہیں جب تک کہ سورج گرہن ختم نہ ہو جائے۔

چاند گرہن کی نماز

﴿ماخوذ از: ''الہدایۃ''، باب صلوٰۃ الکسوف﴾

چاند گرہن کی نماز سب لوگ علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ اس میں جماعت مسنون نہیں۔

نوٹ سورج اور چاند گرہن کی نماز کے بعد کوئی خطبہ مسنون نہیں۔

اِستسقاء کی نماز

﴿ماخوذ از: ''تفہیم الفقہ'' ص:196، ج:2﴾

استسقاء کا مطلب: استسقاء کے لغوی معنی ''پانی طلب کرنے'' کے ہیں۔

صلوٰۃ الاستسقاء کے لیے کرنے کے کام: ① سب سے پہلے تمام لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اہلِ حق کے حقوق ادا کریں۔ ② اللہ رب العزت کے تقرب کے حصول کے لیے صدقہ وغیرہ کریں۔ ③ اپنے ہمراہ صلوٰۃ الاستسقاء کے لیے ضعیف اور چھوٹے بچوں کو بھی لے جائیں اور جاتے وقت پیدل جائیں۔ ④ صلوٰۃ الاستسقاء کی ادائیگی سے قبل غسل کریں اور منہ کی صفائی کے لیے مسواک استعمال کریں۔ ⑤ معمولی لباس پہنیں اور اپنے کپڑوں پر خوشبو نہ لگائیں۔ ⑥ اپنے ساتھ کسی کافر کو نہ لے جائیں۔

صلوٰۃ الاستسقاء کا طریقہ: ① اذان اور اقامت کے بغیر امام لوگوں کو دو رکعت پڑھائے۔ ② قرأت جہراً کرے جیسا کہ عیدین کی نماز میں ہوتا ہے۔ ③ لوگوں کو جمع کرنے کے لیے ''الصلوٰۃ جامعۃ'' کے الفاظ کے ساتھ آواز لگائی جائے۔ ④ مستحب یہ ہے کہ ان دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى'' اور دوسری رکعت میں ''هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ'' پڑھے ⑤ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔ اور قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ رب العزت سے بارش کی دعا مانگے اور سب حاضرین بھی دعا کریں۔ ⑥ دعا کے وقت امام اپنی چادر کو بھی الٹے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر چادر چار کونوں والی ہو تو اس کی اوپر والی جانب نیچے اور نیچے والی جانب اوپر کر لے اور اگر وہ جبہ وغیرہ ہو تو اس کی دائیں جانب بائیں طرف اور بائیں جانب دائیں طرف کر دے۔

نمازِ جمعہ

﴿ماخوذ از: نورالایضاح والہدایۃ﴾

نمازِ جمعہ ہر اس آدمی پر فرض ہے جس میں مندرجہ ذیل **شرائط** موجود ہوں:

١ مرد ہو ﴿**عورت پر جمعہ فرض نہیں**﴾۔

٢ آزاد ہو ﴿**غلام پر جمعہ فرض نہیں**﴾۔

٣ مقیم ہو ﴿**مسافر پر جمعہ فرض نہیں**﴾۔

٤ مسافر نے شہر میں اقامت کی نیت کی ہو۔ ﴿یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی ہو﴾۔

٥ ظالم سے امن ہو۔ ﴿**یعنی اگر جمعہ کے لیے نکلنے میں ظالم کے ظلم کا اندیشہ** ہو تو اس پر جمعہ فرض نہیں﴾۔

٦ بینا ہو ﴿**نابینا پر جمعہ فرض نہیں**﴾۔

٧ دونوں ٹانگیں سلامت ہوں ﴿**جس کی دونوں ٹانگیں سلامت نہ ہوں اس پر جمعہ فرض نہیں**﴾۔

جمعہ کے صحیح ہونے کی چند شرائط

﴿ماخوذ از: نورالایضاح﴾

١ **شہر کا ہونا** یعنی جمعہ شہر میں قائم کیا جائے گا، دیہات میں نہیں۔

٢ جمعہ، **ظہر** کے وقت میں ادا کیا جائے گا، ظہر کے وقت کے بعد نہیں۔

٣ جمعہ سے پہلے **خطبہ** کا ہونا۔

۴ **جماعت** کا ہونا (**یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین افراد کا ہونا**)۔

۵ حاکم وقت یا اس کے نائب کا ہونا۔ ہمارے یہاں مساجد کے جو امام ہوتے ہیں اب وہی نائب حاکم کے حکم میں ہیں۔ ﴿تفہیم الفقہ، ص217، ج:2﴾

۶ **اذن عام** ہونا (یعنی عام اجازت ہونا)۔ ''اذن عام سے مراد یہ ہے کہ وہ جگہ ایسی ہو جہاں ہر شخص کو نمازِ جمعہ کے لیے آنے کی اجازت ہو۔ لہٰذا ایسی جگہ جہاں ہر کس و ناکس کے آنے پر پابندی ہو، نمازِ جمعہ **صحیح نہیں** ہے۔''

﴿تفہیم الفقہ، ص217، ج:2﴾

مسئلہ جس شخص پر جمعہ فرض نہیں (**جیسے مسافر وغیرہ**) اگر اس نے جمعہ کی نماز ادا کی تو اس کی جمعہ کی نماز ادا ہو گئی اب اسے ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

عیدین کی نماز کا طریقہ

نیّت دو رکعت **واجب** عید الفطر یا عید الاضحیٰ **چھ زائد تکبیرات** کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔

طریقہ **پہلی رکعت** میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد **ثناء** پڑھی جائے گی۔ ثناء کے بعد امام **تین زائد تکبیرات** ادا کرے گا۔ پہلی اور **دوسری تکبیر** پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیئے جائیں گے۔ **تیسری تکبیر** کے بعد ہاتھ **باندھ** لئے جائیں گے۔ باقی رکعت عام نمازوں کی طرح ادا کریں۔ **دوسری رکعت** میں امام پہلے سورۃ فاتحہ اور سورت کے بعد رکوع سے پہلے **تین زائد تکبیرات** کہے گا۔ ان **تینوں** تکبیرات میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر **ہاتھوں کو چھوڑ دیا جائے گا**۔ چوتھی تکبیر پر **رکوع** کیا جائے گا۔

تکبیراتِ تشریق کا حکم

﴿ماخوذ از: "آسان نماز"﴾

عیدالاضحیٰ کی "نویں" تاریخ کی نمازِ فجر سے لے کر "تیرہویں" تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد باآوازِ بلند ایک بار تکبیرِ تشریق کہنا واجب ہے۔ امام بھول جائے تو مقتدی خود شروع کردیں، اس کا انتظار نہ کریں۔

مسئلہ عورت اس تکبیر کو آہستہ آواز سے پڑھے۔

نمازِ عید میں مسبوق تکبیرات کس وقت کہے

﴿ملخص از: "احسن الفتاویٰ"، ص:153، ج:4﴾

١ اگر امام قرأت شروع کر چکا ہو، تو تکبیرِ تحریمہ کے بعد تین تکبیریں کہے چاہے امام قرأت کر رہا ہو۔

٢ اگر امام پہلی رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو بھی تکبیرات کہہ کر رکوع میں شروع ہو جائے۔

٣ اگر تکبیرات کی وجہ سے امام کے ساتھ رکوع میں نہ مل سکنے کا خطرہ ہو تو رکوع میں جا کر بغیر ہاتھ اٹھائے تین تکبیرات کہے۔ اگر تکبیرات کی تکمیل سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا تو بقیہ تکبیریں ساقط ہو جائیں گی۔

٤ اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو رکعت پڑھے گا اس میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے تین زائد تکبیرات کہے۔

٥ اگر دوسری رکعت کے تشہد میں شریک ہوا تو بعینہٖ اسی طرح دو رکعتیں

تکبیرات کے ساتھ پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔(یعنی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے تکبیرات کہے)۔

عید پر گلے ملنے کا حکم

﴿ماخوذاز:"آپ کے مسائل اور ان کا حل"،ص:158،ج:4﴾

یہ سنت نہیں، محض لوگوں کی بنائی ہوئی ایک رسم ہے، اس کو دین کی بات سمجھنا، اور نہ کرنے والے کو لائقِ ملامت سمجھنا، بدعت ہے۔

عورتیں عیدگاہ میں نہ جائیں

﴿ماخوذاز:"نماز اہل السنۃ والجماعۃ"،ص:169﴾

ابتداءِ اسلام میں عورتوں کو دین کے بنیادی احکامات، مسائل اور آداب سے رُوشناس (سکھانے) کرنے کے لیے مختلف اجتماعات مثلاً فرض نماز، جمعہ، عیدین وغیرہ میں شرکت کی اجازت تھی۔ جب یہ ضرورت پوری ہوئی اور عورتیں بنیادی مسائل واحکام سے واقف ہوگئیں تو انہیں ان اجتماعات سے روک دیا گیا۔مندرجہ ذیل روایت اس پر شاہد ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لو ادرك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما أحدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنى اسرائيل

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان باتوں کو دیکھ لیتے جو خواتین نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو مسجد جانے سے ضرور روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

مریض کی نماز کے احکام

ماخوذ از: "تفہیم الفقہ" ص:173، ج:2

پہلا مرحلہ

کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

1 جو شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہو وہ بیٹھ کر فرض نماز پڑھے اور رکوع سجود کرے۔

عذر کا مطلب: عذر کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کو کھڑا ہونے سے ضرر (نقصان) ہوتا ہے خواہ عذر فرض یا واجب یا سنتِ فجر شروع کرنے سے پہلے موجود ہو یا نماز کے اندر لاحق ہوا ہو۔ اور خواہ وہ عذر حقیقی ہو جیسے اگر کھڑا ہو تو گر پڑے یا حکمی جیسے کسی جگہ پر شدید اور ناقابلِ برداشت درد ہوتا ہو ان سب صورتوں میں قیام ترک کردے اور بیٹھ کر رکوع وسجود سے نماز پڑھے اور اگر تھوڑا (یعنی قابلِ برداشت) درد یا تکلیف ہو تو قیام کا چھوڑنا جائز نہیں۔

دوسرا مرحلہ

بیٹھ کر نماز پڑھنا

1 قیام پر قادر نہ ہو تو مریض ومعذور کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں کسی خاص طریقے پر بیٹھنا ضروری نہیں ہے بلکہ جس طرح اس کے لیے آسان ہو اسی طرح بیٹھے۔

۲ اگر مریض سیدھا بیٹھنے پر قادر نہیں اور کسی دیوار سے یا کسی فرمانبردار شخص یا تکیہ یا کسی اور چیز کا سہارا لے کے بیٹھنے پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے کہ اس سہارے سے بیٹھ کر نماز پڑھے اس کو لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۳ اگر قیام، رکوع وسجود سے عاجز ہے اور بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے اور اشارہ کی حقیقت سر جھکا دینا ہے اور سجدہ کا اشارہ رکوع سے لازمی طور پر زیادہ نیچے کرے اور اگر رکوع وسجود کا اشارہ برابر کرے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔

تیسرا مرحلہ

لیٹ کر نماز پڑھنا

۱ اگر بیٹھنے پر قادر نہیں، اگر چہ وہ عذر حکمی ہو مثلاً: کسی سے آنکھ بنوائی اور طبیبِ حاذق مسلمان نے چِت لیٹے رہنے کا حکم کیا، اور ہلنے جلنے سے منع کر دیا، تو لیٹے لیٹے اشارہ سے نماز پڑھتا رہے، کیونکہ جیسے جان بچانا فرض ہے ایسے ہی اعضاء کا بچانا بھی فرض ہے۔

۲ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چِت یعنی کمر پر لیٹے اور اپنے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کو پھیلائے (ہمارے ملک میں چونکہ قبلہ مغرب کی طرف ہے لہٰذا مریض کا سر مشرق کی طرف ہوگا۔ اور اس کے پاؤں مغرب کی طرف ہوں گے) اور اشارہ سے رکوع وسجود کرے۔ لیکن اگر کچھ طاقت ہو تو دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر لے اور پاؤں قبلہ کی طرف نہ پھیلائے کیونکہ بلا ضرورت یہ فعل مکروہِ تنزیہی ہے۔

چاہیے کہ سر کے نیچے ایک تکیہ رکھ دیں تا کہ لیٹا ہوا مریض بیٹھنے والے کے مشابہ ہو جائے اور سر قبلہ کی طرف ہو جائے آسمان کی طرف نہ رہے اور رکوع وسجود کے لیے اشارہ بھی اچھی طرح کر سکے۔

۳ اگر چت نہ لیٹے بلکہ دائیں بائیں کروٹ پر لیٹے اور منہ قبلہ کی طرف کو کر کے اشارہ سے نماز پڑھے تو جائز ہے۔لیکن چت لیٹنا اولیٰ وافضل ہے اور دائیں کروٹ کو بائیں کروٹ پر فضیلت ہے اور جائز دونوں طرح ہے۔

۴ جب مریض سر سے اشارہ کرنے سے عاجز ہو تو نماز کا فرض اس سے ساقط ہو جاتا ہے۔آنکھ یا ابرو یا دل کے اشارہ سے نماز نہ پڑھے کیونکہ ان کے اشاروں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ایسے مریض کو جب صحت ہو جائے تو نماز قضاء کر لے۔

مریض کا قبلہ رُخ ہونا

۱ مریض اگر قبلہ کو پہچانتا ہو لیکن اگر قبلہ کی طرح منہ کرنے پر قادر نہیں اور ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو اس کا منہ قبلہ کی طرف کو پھیر دے تو اسی طرح نماز پڑھے اور پھر اس نماز کا اعادہ نہ کرے۔ (یعنی دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔) ''مؤلف''

۲ اور اگر کوئی ایسا شخص مل گیا جو اس کا منہ قبلہ کی طرف کو پھیر دے تو اس کو کہے کہ میرا منہ قبلہ کی طرف پھیر دو۔اگر اس کو حکم نہ کیا تو قبلہ کے سوا کسی اور طرف کو نماز پڑھی تو نماز جائز نہیں ہوگی۔

مریض کے بستر کا حکم

﴿ماخوذاز:"تفہیم الفقہ" ص:175، ج:2﴾

۱ مریض نجس (ناپاک) بچھونے پر ہو تو اگر پاک بچھونا نہیں ملتا یا ملتا ہے لیکن کوئی ایسا شخص نہیں جو اس کا بچھونا بدل دے اور مریض خود اٹھنے کے قابل نہ ہو تو نجس بچھونے پر نماز پڑھ لے اور اس کا اعادہ نہ کرے اور اگر ایسا شخص مل جائے جو اس کا بچھونا بدل دے تو چاہیے کہ اس کو کہے، اور اگر نہ کہا اور نجس بچھونے پر نماز پڑھ لی تو نماز جائز نہیں ہو گی۔

۲ کسی مریض کے کپڑے اور بستر کی چادر نجس ہوں اُدھر مریض کا یہ حال ہو کہ جو چادر بدل کر اس کے نیچے بچھائی جائے گی وہ اس کے وضو اور نماز سے فارغ ہونے سے قبل اس قدر نجس ہو جائے گی جو نماز سے مانع ہے، تو چادر بدلے بغیر ہی نماز پڑھ لے۔

۳ اگر بیمار کا بستر نجس ہے اور اس کے بدلنے میں بہت تکلیف ہو خواہ کسی معاون کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو تب بھی اس پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

﴿ماخوذاز:"سنن ترمذی" ص:109، ج:1، باب صلوٰۃ التسبیح﴾

صلوٰۃ التسبیح بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کی چار رکعات ہیں۔ ہر رکعت میں پچھتر (75) بار یہ تسبیح پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

طریقہ

١ جب پہلی رکعت شروع کریں تو ثناء کے بعد مذکورہ کلمات پندرہ بار پڑھیں۔

٢ اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔

٣ قرأت کے بعد رکوع سے پہلے قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات دس بار پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

٤ جب رکوع کریں تو رکوع کی تسبیحات کے بعد دس بار پڑھیں۔

٥ پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ پڑھیں۔

٦ پھر پہلے سجدہ میں سجدہ کی تسبیحات کے بعد دس مرتبہ پڑھیں۔

٧ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں۔

٨ پھر دوسرے سجدہ میں سجدہ کی تسبیحات کے بعد دس مرتبہ پڑھیں۔

(پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے (15) مرتبہ مذکورہ کلمات پڑھیں۔ باقی ترتیب پہلی رکعت والی ہے۔

یہ کل پچھتر بار ہو گئے۔ آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔ (یہ نصیحت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس کو فرمائی تھی)

صلوٰۃ التسبیح جماعت سے ادا کرنا

ماخوذ از: "فتاویٰ دار العلوم زکریا" ص:498، ج:2

صلوٰۃ التسبیح جماعت سے ادا کرنا درست نہیں۔

تنبیہ جس آدمی پر قضا نمازیں ہوں اس کو نوافل کے بجائے قضا نمازوں کی ادائیگی کی فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ قضا نمازوں کا سوال ہوگا، نوافل کا نہیں۔ لہٰذا اس میں کوتاہی نہ کریں۔ "مؤلف"

صلوٰۃ الحاجۃ اور دعاءِ حاجت

ماخوذ از: "نماز اہل السنۃ والجماعۃ" ص:181

آدمی کو جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھے۔ پھر باری تعالیٰ کی حمد وثناء کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور عاجزی وانکساری سے دعا کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائیں گے۔ چنانچہ احادیث میں وارد ہے:

1 حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ کی طرف یا مخلوق کی طرف کوئی ضرورت ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، پھر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِىْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِىَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ: ”اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے، عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالمین کا رب ہے۔ (اے اللہ!) میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کو واجب کرنے اور بخشش کو لازم کرنے والی چیزوں کا، اور ہر نیکی سے حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی کا۔ میرے گناہ کو معاف کیے بغیر نہ چھوڑ، کسی غم کو دور کیے بغیر نہ چھوڑ، اور کوئی حاجت جو آپ کی رضا کا سبب ہو پورا کیے بغیر نہ چھوڑ۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات!“

۲ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے سوال کو جلدی یا دیر سے ضرور پورا کرے گا۔“

استخارہ کی نماز

﴿ماخوذ از: "نماز اہل السنۃ والجماعۃ" ص:184﴾

جب کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اس کے کرنے، نہ کرنے میں تردّد ہو رہا ہو اور یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کروں یا نہ کروں؟ جلدی کروں یا دیر سے؟ تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر دعاء استخارہ مانگے، پھر جس طرف دل کا میلان ہو جائے اسی کو اختیار کرے۔ دعاءِ استخارہ یہ ہے:

نوٹ دعاء کے درمیان میں خط کشیدہ جملے پر جب پہنچے تو جو معاملہ درپیش ہے، اس کا تصور کرے۔ مثلاً: شادی کا مسئلہ ہے تو شادی کا تصور کرے کہ میں یہاں اس لڑکی یا لڑکے سے شادی کروں یا نہ کروں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَآ اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَآ اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَ مَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَ مَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ كَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ

توبہ کی نماز

﴿ماخوذ از: "نماز اہل السنۃ والجماعۃ" ص:186﴾

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے، دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطھر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرا ھذہ الایۃ ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللّٰهَ﴾ الایۃ ﴿آل عمران: 135﴾

ترجمہ: "فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ وضو کرے اور (دو رکعت) نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیں گے۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: "اور جب وہ کوئی فحش کام کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخش دے اور وہ لوگ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔"

اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد کی رکعات

﴿ماخوذ از: ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“، ص: 201، ج: 4﴾

نوافل میں کوئی پابندی نہیں جتنی رکعتیں چاہیں پڑھیں۔ حدیث شریف میں ان نمازوں کی رکعات حسبِ ذیل منقول ہے۔

اشراق	۴ رکعتیں
چاشت	۸ رکعتیں
اوّابین	۶ رکعتیں
تہجد	۱۲ رکعتیں

نمازِ قصر

﴿ماخوذ از: ”آسان نماز“﴾

جو شخص 48 میل کے سفر کی نیت سے اپنے شہر یا قصبہ یا بستی سے نکل جائے اس کے لیے واپس آنے تک ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز چار رکعت کی بجائے دو رکعت رہ جاتی ہے، ہاں! اگر سفر میں کسی جگہ 15 روز یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلے تو پوری چار رکعتیں پڑھنا فرض ہوجاتا ہے۔ 48 میل کا سفر خواہ پیدل کرے خواہ ریل سے خواہ ہوائی جہاز سے خواہ اور کسی سواری سے سب کا یہی حکم ہے جو اوپر ذکر ہوا۔

نیتِ نمازِ قصر

نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز قصر کی، وقت ظہر (یا عصر یا عشاء) کا، واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

مسئلہ قصر صرف ظہر، عصر یا عشاء کے فرضوں میں ہے مغرب اور فجر میں نہیں۔ اور فرضوں کے علاوہ اور کسی نماز میں بھی قصر نہیں ہے۔

مسئلہ مسافر آدمی اگر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھے جس کے لیے قصر جائز نہیں تو مسافر کو بھی اس کے ساتھ پوری نماز پڑھنی ہوگی۔

مسئلہ اگر کسی شخص نے نیت کی کہ کل چلا جاؤں گا یا پرسوں چلا جاؤں گا اور اسی طرح آجکل آجکل کرتے 15 دن سے زیادہ گزر گئے تو بھی قصر نماز ہی ادا کرے گا (ھدایۃ)۔ ﴿ص:262، ج:1، مکتبۃ البشریٰ﴾

نمازِ جنازہ

﴿ماخوذ از: "آسان نماز"﴾

جنازہ کی نماز فرضِ کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ (بلکہ ایک مرد یا ایک عورت) بھی پڑھ لیں تو فرض ادا ہوجاتا ہے لیکن جس قدر بھی زیادہ آدمی ہوں اسی قدر میّت کے حق میں اچھا ہوتا ہے کیوں کہ نہ معلوم کس کی دعا لگ جائے اور اس کی مغفرت ہوجائے۔

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو بھی مسلمان مرجائے، پھر کھڑے

ہو کر چالیس آدمی اس کے جنازہ کی نماز پڑھ لیں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوں تو اللہ ضرور ان کی سفارش میّت کے حق میں قبول فرمائے گا۔ ﴿مسلم: ۹۴۸﴾

مسئلہ جنازہ میں صرف چار تکبیریں اور قیام یعنی کھڑا ہونا فرض ہے۔ (جب کہ کھڑے ہونے میں کوئی عذر نہ ہو۔ ”مؤلف“)

نمازِ جنازہ کا طریقہ

﴿ماخوذ از: ”آسان نماز“﴾

طریقۂ نماز جنازہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر اس کے سینے کے مقابل امام کھڑا ہو اور نمازِ جنازہ کی نیت کرے۔

نیّت اس طرح ہے: نیت کرتا ہوں میں کہ نماز ادا کرتا ہوں اس جنازہ کی، تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے، دعا اس میت کے لیے، پیچھے اس امام کے، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف۔

نیت کر کے دونوں ہاتھ مثلِ تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اُٹھا کر ایک مرتبہ ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہہ کر مثلِ عام نمازوں کے ہاتھ باندھ لیں پھر:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

پڑھیں۔ اس کے بعد ایک بار ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں۔

اس کے بعد یہ درود شریف پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبرَاھِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

پھر ایک مرتبہ ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرْ﴾ کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اس تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کریں:

اگر بالغ مرد یا عورت ہو تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا
وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ
مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ
وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

یا یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَاراً خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْراً مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ﴿صحیح مسلم ، باب الدعاءِ للمیت فی الصلوٰۃ﴾

نوٹ دونوں دعاؤں کا جمع کر لینا بہتر ہے۔ ﴿احکامِ میت، ص:122﴾

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ۝

اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ۝

پھر چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہیں اور سلام پھیر دے۔

نمازِ جنازہ ختم ہونے پر ہاتھ کب چھوڑیں

﴿فتاویٰ محمودیہ، ص:556، ج:8﴾

جنازہ کی نماز میں چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے **پہلے بھی** ہاتھ چھوڑنا درست ہے، سلام کے **ساتھ بھی** اور سلام کے **بعد بھی**۔ تینوں طرح گنجائش ہے۔

نمازِ جنازہ کے بعد اجتماعی دُعا ثابت نہیں

﴿المرقاۃ: باب المشی بالجنازۃ﴾

نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا ثابت نہیں۔ **ملا علی قاری** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''نمازِ جنازہ کے بعد میت کے لیے دُعا نہ مانگے۔ اس لیے کہ یہ نمازِ جنازہ میں زیادتی کے مشابہ ہے۔

نمازِ جنازہ کے متعلق چند مسائل ﴿ماخوذ از: ''آسان نماز''﴾

مسئلہ جنازہ کی نماز میں تکبیر کہتے ہوئے آسمان کی طرف منہ اٹھانا بے اصل ہے۔

جوتے اور چپل پہن کر جنازہ پڑھنے کا حکم

﴿احکامِ میت، ص:109-110، ادارۃ الفاروق﴾

آج کل بعض لوگ جنازہ کی نماز جوتے پہنے ہوئے پڑھتے ہیں۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس جگہ کھڑے ہوں، وہ جگہ اور جوتے دونوں پاک ہوں، ورنہ

ان کی نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر جوتا پیر سے نکال دیا جائے اور اُس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کے اوپر کا حصہ جو پیر سے **متصل** ہو، **اس کا پاک ہونا ضروری ہے**، اگرچہ تلا ناپاک ہو، نیز اس صورت میں اگر وہ زمین بھی ناپاک ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ جنازہ کی نماز میں مقتدیوں کی تین (۵،۷،۹۔۔) صفیں کر دینا **مستحب** ہے

تعصب کی بنیاد پر مرنے والے کی نمازِ جنازہ کا حکم

﴿احکامِ میت، ص: 111، ادارۃ الفاروق﴾

جو مسلمان حاکمِ برحق سے **بغاوت** کرتے ہوئے یا **ڈاکہ زنی** کرتے ہوئے یا قبائلی، وطنی، **صوبائی** یا **لسانی تعاصب** کے لیے لڑتے ہوئے مارے جائیں ان لوگوں کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا۔ اور اگر لڑائی کے بعد قتل کیے گئے یا لڑائی کے بعد اپنی موت سے مر جائیں تو پھر ان کی نماز پڑھی جائے گی۔

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ کا حکم

﴿احکامِ میت، ص: 110-111، ادارۃ الفاروق﴾

جس شخص نے **خودکشی** کی ہو، صحیح یہ ہے کہ اس کو **غسل دیا جائے گا** اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

غائبانہ نمازِ جنازہ کا حکم

غائبانہ نمازِ جنازہ **صحیح نہیں**۔ ﴿تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں۔ احسن الفتاویٰ، ص: 210، 211، ج: 4﴾

میت کو بطورِ امانت دفن کرنا جائز نہیں

﴿ماخوذ از: ”آپ کے مسائل اوران کا حل“ ص:316، ج:4﴾

میت کو امانت کے طور پر دفن کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ اور دفن کے بعد میت کو نکالنا درست نہیں۔

میّت کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کرنا

﴿ماخوذ از: ”آپ کے مسائل اوران کا حل“ ص:288، ج:4﴾

میّت جس کمرے میں ہو اس کے بجائے دوسرے کمرے میں تلاوت کی جائے۔ البتہ غسل کے بعد میت کے پاس پڑھنے میں بھی مضائقہ نہیں۔

خواتین کا قبرستان جانا گناہ ہے

﴿ماخوذ از: ”آپ کے مسائل اوران کا حل“ ص:406، ج:4﴾

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو قبر کی زیارت کے لیے جاتی ہیں۔ بعض حضرات اس حدیث کی بناء پر عورتوں کے قبرستان جانے کو حرام قرار دیتے ہیں، بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ بعض کے نزدیک عورتوں کا جانا بھی جائز ہے، بشرطیکہ کوئی خلافِ شرع کام نہ کرے۔ صحیح یہ ہے کہ جوان عورتوں کا جانا مطلقاً ممنوع ہے، بوڑھی عورتیں اگر باپردہ جائیں اور وہاں کوئی کام خلافِ شرع نہ کریں تو ان کے لیے جائز ہے۔ یہ تمام تفصیل علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمائی ہے۔

متفرق مسائل

۱ چھٹی انگلی کا دھونا بھی فرض ہے

﴿ماخوذ از: "تعلیم الاسلام"، ص: 78، مکتبہ البشریٰ﴾

اگر کسی شخص کی چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا بھی وضو (اور غسل) میں فرض ہوگا۔

۲ وضو میں آنکھ اور ناک کے اندر دھونے کا حکم

﴿ماخوذ از: "تعلیم الاسلام"، ص: 79، مکتبہ البشریٰ﴾

وضو میں آنکھ کے اندر کا حصہ، ناک کے اندر کا حصہ، منہ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں۔

۳ وضو کے بعد سر منڈھایا یا ناخن کتروائے

﴿ماخوذ از: "تعلیم الاسلام"، ص: 79، مکتبہ البشریٰ﴾

وضو کرنے کے بعد سر منڈھایا یا ناخن کتروائے تو سر پر دوبارہ مسح کرنے یا ناخنوں کو دھونے کی ضرورت نہیں۔

۴ اپنا یا دوسرے کا سَتر دیکھنے سے وضو کا حکم

اپنا یا دوسرے کا سَتر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۵ مَردوں کا ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے

﴿ماخوذ از: "نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا"، ص: 386، ج: 2﴾

مَردوں کے لیے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لیے مَردوں کو چاہیے کہ ٹوپی یا ٹوپی اور پگڑی پہن کر نماز پڑھیں۔ عورتوں کے لیے ننگے سر نماز پڑھنا جائز نہیں اور اگر نماز کے دوران عورت کا سر کھل گیا اور تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ اللہ﴾ کہنے کی مقدار تک کھلا رہا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

٦ زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا

﴿ماخوذ از: ’’نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا‘‘، ص: 335، ج: 2﴾

مثلاً دل میں عصر کی نماز پڑھنے کی نیت تھی، اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں، نماز ہوگئی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔

٧ کھنکارنا

﴿ماخوذ از: ’’نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا‘‘، ص: 327، ج: 3﴾

اگر نماز میں ضرورت کے بغیر کھنکارنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہوجائے تو نماز باطل ہوجائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے مثلاً: آواز صحیح ہوجائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کرسکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جاسکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی، بدستور صحیح رہے گی۔

٨ نماز میں چھینک آنے پر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہنے کا حکم

﴿ماخوذ از: ’’ہدایہ‘‘، ص: 213، ج: 1، مکتبۃ البشریٰ﴾

نماز میں چھینک آئی اور ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہہ دیا تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن اگر نماز کی حالت میں چھینکنے والے کا جواب ﴿يَرْحَمُكَ اللّٰهُ﴾ دے دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

٩ فاتحہ کی جگہ تشہد پڑھ لی

﴿ملخص از: ’’احسن الفتاویٰ‘‘، ص: 35، ج: 4﴾

فاتحہ سے قبل تشہد ﴿اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا﴾ تک پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ اگر اَيُّهَا تک نہیں پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ ملا کر نماز کو پورا کرلے۔

۱۰ پہلی رکعت میں ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ دی

﴿ماخوذ از: ''فتاویٰ محمودیہ''، ص:104، ج:7﴾

پہلی رکعت میں ﴿ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھ دی تو پھر بقیہ میں بھی ﴿ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ ہی پڑھے۔

۱ اگر یہ فرض نماز ہے تو صرف دوسری میں پڑھے گا۔

۲ اگر نفل، سنت یا واجب ہے تو بقیہ سب رکعتوں میں پڑھے گا۔

۱۱ رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''، ص:307، ج:2﴾

اگر عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پیٹھ اتنی جھکائی جائے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے، سُرین (کولہے) اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۲ سجدہ کی طرف جانے کا مسنون طریقہ

﴿ماخوذ از: ''احسن الفتاویٰ''، ص:33، ج:3﴾

سجدہ کی طرف جاتے وقت کمر بالکل سیدھی رکھنی چاہیے۔ گھٹنے زمین پر رکھنے سے پہلے کمر میں خم نہ آنے پائے اگر تھوڑا سا بھی جھکا تو رکوع میں تکرار لازم آئے گا۔

۱۳ سنتِ غیر مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں دُرود، دُعا اور تیسری رکعت میں ثناء پڑھنا افضل ہے

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''، ص:490، ج:3﴾

سننِ غیر مؤکدہ میں دو رکعت پر درود شریف اور دُعا پڑھنا اور تیسری رکعت کے شروع

میں ثناء پڑھنا افضل ہے ﴿ اور نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں ﴾۔

﴿آپ کے مسائل اوران کا حل،ص:391،ج:3﴾

۱۴ سجدہ کرنے میں شک ہوگیا

﴿ماخوذاز:''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''،ص:375،ج:2﴾

اگرکسی نمازی کو یہ شک ہوگیا کہ اس نے ایک سجدہ کیا یا دو، اگر ایسی صورت میں کسی ایک طرف گمانِ غالب ہے،تو اس پر عمل کرے۔اور اگر کسی ایک طرف گمان غالب نہیں ہے،تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

۱۵ رکعت کی تعداد میں شک ہوگیا

﴿ماخوذاز:''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''،ص:296،ج:2﴾

☆اگرکوئی شخص نماز کے دوران رکعت کی تعداد بھول گیا، اور اس کو یاد نہیں رہا کہ اس نے تین رکعت پڑھی یا چار؟ اگر اس کا بھولنا پہلی مرتبہ ہوا ہے تو اس کے لیے نئے سرے سے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے۔

☆اگر بار بار شک ہوتا رہتا ہے، اور رکعت کی تعداد بھولتا رہتا ہے،تو پھر گمان غالب پر عمل کرنا چاہیے یعنی جتنی رکعتیں اس کو غالب گمان سے یاد پڑیں اسی قدر رکعتوں کے بارے میں یہ خیال کرے کہ پڑھ چکا ہے، اگر اس کے حساب سے تین ہوچکی ہیں تو مزید ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کرلے اور سجدۂ سہو کرے، اور اگر اس کے حساب سے چار رکعت ہوچکی ہیں تو سجدۂ سہو کرے اور تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

☆اور اگر غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو کمی کی جانب کو اختیار کرے مثلاً کسی کو ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ تین پڑھ چکا ہے یا چار؟ اور غالب گمان کسی طرف نہ ہو، تو اس کو

چاہیے کہ تین رکعتیں شمار کرے، اور ایک رکعت مزید پڑھ کر نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔

۱۶ دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کر سکتا ہے

﴿ماخوذ از: ''آپ کے مسائل اور ان کا حل''، ص: 75، ج: 4﴾

اگر بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا ہو تو سجدۂ سہو کر سکتا ہے، بشرطیکہ اپنی جگہ سے نہ ہٹا ہو۔

۱۷ نماز کے بعد متصل ہر قسم کا سجدہ مکروہِ تحریمی ہے

﴿ماخوذ از: ''احسن الفتاویٰ''، ص: 27، ج: 3﴾

نماز کے بعد متصل ہر قسم کا سجدہ حتیٰ کہ سجدۂ تلاوت بھی مکروہِ تحریمی ہے۔ دوسرے حالات میں دعا کے لیے سجدہ جائز ہے۔ مگر اس کا التزام بدعت ہے۔ سجدہ میں دعا کے وقت ہتھیلی زمین کی طرف رکھنا چاہیے۔

۱۸ کیا سنن ونوافل گھر پر پڑھنا ضروری ہے؟

﴿ماخوذ از: ''آپ کے مسائل اور ان کا حل''، ص: 203، ج: 4﴾

حدیث شریف کی بناء پر سنن ونوافل کا گھر پر ادا کرنا افضل ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ گھر کا ماحول پرسکون ہو اور آدمی گھر پر اطمینان کے ساتھ سنن ونوافل ادا کر سکے۔ لیکن اگر گھر کا ماحول پرسکون نہ ہو جیسا کہ عام طور پر آج کل ہمارے گھروں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، تو سنن ونوافل کا مسجد میں ادا کر لینا ہی بہتر ہے۔

۱۹ حرم شریف میں بھی فجر و عصر کے بعد نفل نہ پڑھے

﴿ماخوذ از: ''آپ کے مسائل اوران کا حل''، ص: 205، ج: 4﴾

بہت سی احادیث میں فجر اور عصر کے بعد نوافل کی ممانعت آئی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اِن احادیث کی بناء پر حرم شریف میں بھی فجر و عصر کے بعد نوافل جائز نہیں، جو شخص اِن اوقات میں طواف کرے، اسے دوگانۂ طواف سورج کے طلوع اور غروب کے بعد ادا کرنا چاہیے۔

۲۰ سلام امام سے پہلے پھیرنا

﴿ماخوذ از: نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: 395، ج: 2﴾

☆ مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے امام سے پہلے نہیں۔

☆ اگر کسی مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن مکروہ ہوگی، ایسے آدمی کو چاہیے کہ امام کے ساتھ نماز پوری کرے اور امام کے ساتھ دوبارہ سلام پھیرے۔

☆ اگر امام نے ابھی تک سلام نہیں پھیرا، اور مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے قصداً امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس مقتدی کے لیے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

۲۱ رکوع میں شامل ہونے کا طریقہ

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''، ص: 319، ج: 2﴾

اگر امام رکوع میں ہے، اور اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر کھڑا ہو کر صرف تکبیرِ تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں جانے کے لیے دوسری تکبیر نہیں کہی تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔

۲۲ دعائے قنوت مکمل نہیں ہوئی امام رکوع میں چلا گیا

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا''، ص:260، ج:2﴾

اگر وتر کی نماز میں امام مقتدی کی دعائے قنوت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کے لیے فوراً رکوع میں جانا ضروری ہے، بقیہ دعائے قنوت پوری کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس حالت میں امام کی پیروی واجب ہے، وجہ یہ ہے کہ دعائے قنوت جس قدر بھی پڑھ لے واجب ادا ہوجاتا ہے امام کے پیچھے پوری پڑھنا واجب نہیں۔ ﴿شامی، باب الوتر والنوافل،التاتارخانیۃ، باب الوتر﴾

۲۳ شافعی کے پیچھے حنفی کا وتر پڑھنا

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا''، ص:40، ج:3﴾

شافعی حضرات چونکہ وتر کی نماز دو سلاموں کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور حنفی مسلک میں اس طرح نماز نہیں ہوتی، اس لیے حنفی حضرات کو چاہیے کہ وہ وتر کی نماز میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں، بلکہ اپنی نماز علیحدہ ادا کریں، تراویح ان ہی کے ساتھ ادا کرلیا کریں اور وتر کے وقت علیحدہ ہوجائیں، اور اجتماعی یا انفرادی طور پر ادا کریں۔

۲۴ مسبوق اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو اب کیا کرے

﴿ماخوذ از: ''آپ کے مسائل اور ان کا حل''، ص:70، ج:4﴾

نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر امام کے ساتھ ہی سلام پھیرا تھا تو یاد آنے پر فوراً اٹھ جائے۔ اس صورت میں سجدۂ سہو کی بھی ضرورت نہیں اور اگر امام کے بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے۔

۲۵ جماعت سے چھوٹی ہوئی رکعتوں میں غلطی پر سجدۂ سہو کا حکم

﴾ماخوذاز: ’’آپ کے مسائل اوران کا حل‘‘، ص:70، ج:4﴿

امام کے فارغ ہونے کے بعد جو رکعتیں مسبوق ادا کرتا ہے اس میں وہ منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوتا ہے۔اس لیے ان میں اگر ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدۂ سہو لازم آتا ہو تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

۲۶ مسبوق کا بھول کر دونوں جانب سلام پھیر دینا

﴾ماخوذاز: ’’ملخص فتاویٰ محمودیہ‘‘، ص:551، ج:6﴿

اگر بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا حالانکہ ابھی نماز پوری نہیں ہوئی تھی تو بقیہ نماز سجدۂ سہو کے ساتھ پوری کرے۔

۲۷ مسبوق نے سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

﴾ماخوذاز: ’’فتاویٰ محمودیہ‘‘، ص:553، ج:6﴿

اگر مسبوق نے بھول کر (سجدۂ سہو میں) سلام کے اندر امام کا اتباع کیا ہے تو اس سے اس کی نماز میں نقصان نہیں آیا اگر قصداً اتباع کیا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔

تنبیہ قصداً کا مطلب یہ ہے کہ یہ یاد ہو کہ میں مسبوق ہوں، پھر بھی سجدۂ سہو کا سلام پھیر دے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۲۸ دائیں جانب سلام پھیرنے کے بعد امام کی اقتداء

﴾ماخوذاز: ’’فتاویٰ محمودیہ‘‘، ص:548، ج:6﴿

امام نے دائیں جانب سلام پھیرا تھا کہ بائیں جانب سلام پھیرنے سے قبل ایک شخص نے آکر اقتداء کر لی تو یہ اقتداء صحیح نہیں ہوئی۔

۲۹ مسبوق نے تکبیرِ تحریمہ کہی اور امام نے سلام پھیر دیا

﴿ماخوذ از: ''حاشیہ فتاویٰ محمودیہ'' ص:549، ج:6﴾

جب مسبوق نے امام کے سلام سے پہلے امام کی نماز میں شریک ہونے کی نیت سے تکبیرِ تحریمہ ادا کرلی تو وہ امام کی نماز میں داخل ہوگیا۔۔۔پس اگر مقتدی کے بیٹھنے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی اسی تحریمہ سے مسبوق کی طرح نماز ادا کرے۔(نئے سرے سے نماز شروع کرنے کی ضرورت نہیں) ۔مؤلف

۳۰ سجدۂ سہو کے بعد اقتداء کا حکم

﴿ماخوذ از: ''فتاویٰ محمودیہ'' ص:545، ج:6﴾

سجدۂ سہو کے بعد امام کی اقتداء کرنا درست ہے۔

۳۱ باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھنا

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' ص:267، ج:2﴾

اگر عورت نے ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز ادا کی جس سے بالوں کی رنگت نظر آتی ہے، یا بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔

۳۲ عورتوں میں مشہور ہے

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' ص:127، ج:3﴾

عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ عورتیں، مردوں سے پہلے نماز نہ پڑھیں، یہ بات غلط ہے، جب بھی نماز کا وقت ہوجائے عورتوں کے لیے نماز پڑھنا جائز ہے۔

۴۳ عورتیں اوّل وقت میں نماز پڑھیں

﴿ماخوذاز: ''نماز کے مسائل کاانسائیکلوپیڈیا''، ص:127، ج:3﴾

عورتوں کو فجر کی نماز جلدی یعنی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، اور باقی تمام نمازیں مسجد میں جماعت ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔

۴۴ عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا

﴿ماخوذاز: ''نماز کے مسائل کاانسائیکلوپیڈیا''، ص:124، ج:3﴾

عورتوں کے لیے جہاں تک ممکن ہو، مخفی مقام پر چھپ کر نماز پڑھنے میں زیادہ فضیلت اورزیادہ ثواب ہے، نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ ایک خاتون کمرہ میں نماز پڑھے یہ صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کمرہ کے اندر چھوٹی کوٹھری میں نماز پڑھے یہ کمرہ کی نماز سے بہتر ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز پڑھنے میں پچیس درجہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (مسند الفردوس)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دورِ مبارک میں خواتین کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت تھی، کیونکہ خود رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم موجود تھے، دینی تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا، نئے نئے احکام نازل ہورہے تھے، وہ مقدس دور تھا اس کو ''خیر القرون'' کا دور فرمایا گیا، یہ دور ختم ہونے لگا تو خرابیاں پیدا ہونے لگیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرمایا، اس کی شکایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی گئی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم یہ حالت دیکھتے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھی تو عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ ان وجوہات کی بنا پر عورتوں کے لیے مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

۳۵ ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا

﴿ ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' ص: 285، ج: 2 ﴾

بعض مریض، ڈاکٹر اور حکیم کے منع کرنے کا عذر کرتے ہیں، اور نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک اشارہ سے نماز پڑھنے پر قدرت ہو اشارہ سے نماز ادا کرنا فرض ہے، ہاں جب بیماری کی وجہ سے اشارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو بے شک نماز موخر کرنا اور بعد میں قدرت ہونے پر قضاء کر لینا درست ہے۔ ہر بیماری موت کا پیغام ہے، اس سے انسانوں کو اور زیادہ ہوشیار ہونا چاہیے اور آخرت کی فکر کی طرف اور زیادہ دھیان دینا چاہیے۔

۳۶ فدیہ کی وصیت

﴿ ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' ص: 178، ج: 3 ﴾

اگر میت نے فوت شدہ نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی، اور وہ ترکہ میں مال وجائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے، تو وارثوں کے لیے ترکہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ سے جتنا فدیہ ادا ہوسکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اس سے زائد سے فدیہ ادا کرنے کے لیے وارثوں کی رضا مندی ضروری ہے، اگر تمام ورثاء عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے فدیہ ادا کر دیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، تو اس صورت میں وارثوں کے لیے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ البتہ اگر تمام ورثاء عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی یا انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، امید ہے کہ میت کا بوجھ اتر جائے گا اور اس کو عذاب سے نجات ملے گی۔

۳۷ فدیہ کی قیمت

﴿ماخوذ از: ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''، ص: 178، ج: 3﴾

مُردہ آدمی کی نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی طرح دو کلو گندم/آٹا یا اس کی قیمت ہے اور اس دن کی قیمت کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کرے گا، اس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں جس دن نماز قضاء ہوئی تھی۔ اور وتر کی نماز کے ساتھ ایک دن کے چھ فدیے یا اس کی قیمت ہے اور یہ فدیہ ایک ہی محتاج کو ایک ساتھ دینا یا الگ الگ کر کے الگ الگ محتاج کو دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

۳۸ نماز میں تین بار کھجلانا

﴿ماخوذ از: ''تفہیم الفقہ''، ص: 125، ج: 2﴾

اگر ایک رکن کی مقدار یعنی تین بار ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ﴾ کہنے کی مدت میں تین بار کھجلایا یعنی ایک بار کھجلا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر دوسری مرتبہ ہاتھ لے جا کر پھر کھجلایا۔ ایسا تین مرتبہ کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

اگر ہاتھ صرف ایک مرتبہ اٹھا کر ایک جگہ رکھ کر چند مرتبہ کھجلانے کی حرکت کی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجلانا سمجھا جائے گا، اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۳۹ قضاءِ عمری کا مسئلہ

﴿ماخوذ از: ''تفہیم الفقہ''، ص: 169، ج: 2﴾

کسی بے نمازی شخص نے توبہ کر لی تو عمر بھر جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں سب کی قضاء پڑھنا واجب ہے۔ توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوئیں البتہ نہ پڑھنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا تھا وہ معاف ہو گیا۔ اب اگر ان کی قضاء نہیں پڑھے گا تو پھر گناہگار ہو گا۔ یاد رہے کہ قضاءِ عمری کا طریقہ صرف اور صرف قضاء نمازوں کا پڑھنا ہے اس کے علاوہ ہمارے معاشرے

میں جو قضائے عمری سے متعلق باتیں مشہور ہو رہی ہیں کہ خاص ایّام یا خاص راتوں کی عبادت یا توبہ سے معاف ہو جاتی ہیں، سب من گھڑت ہیں۔ جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

قضاءِ عمری کا طریقہ:

آدمی کو چاہیے کہ زندگی بھر میں اس سے جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں ان کا حساب لگا کر (اور اگر کوئی یقینی تعداد یاد نہ ہو تو خوب سوچ و بچار کے بعد اندازہ کر کے) جس قدر جلدی ہو اپنی فرض نمازوں کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر لے۔ چونکہ یہ نمازیں تعداد میں بہت زیادہ ہو سکتی ہیں جن کا یاد رکھنا مشکل ہے لہٰذا نیت کرتے وقت اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میرے ذمہ جتنی نمازیں قضاء ہیں ان میں سے پہلی فجر یا پہلی ظہر یا پہلی عصر کی نیت کرتا ہوں۔ یا یوں نیت کر سکتا ہے کہ: میرے ذمہ جتنی قضاء نمازیں ہیں ان میں سے آخری فجر یا آخری ظہر یا آخری عصر کی نیت کرتا ہوں اور ہر دفعہ یونہی نیت کر لینا کافی ہے۔

۴۰ پٹی اور پلستر پر مسح کا بیان

﴿ماخوذ از: ''تفہیم الفقہ''، ج:2، ص:63﴾

۱ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا، زخم یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو وضو کرتے وقت پھوڑے یا زخم وغیرہ پر پانی نہ ڈالے، صرف گیلا ہاتھ پھیر لے، اس کو مسح کہتے ہیں۔ اور اگر پھوڑے یا زخم کی یہ کیفیت ہو کہ گیلا ہاتھ پھیرنے سے بھی تکلیف اور نقصان کا خطرہ ہو تو ایسی حالت میں اس جگہ کا مسح کرنا بھی ضروری نہیں رہتا۔ اتنی جگہ ویسے ہی چھوڑ دے۔

۲ اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا

پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقّت اور تکلیف ہو یا کسی چوٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی عضو پر پلستر کیا ہوا ہو۔تو ان تمام صورتوں میں پٹی اور پلستر کے اوپر مسح کرنا درست ہے۔ لیکن اگر پٹی کھولنے میں تکلیف اور نقصان کا خطرہ نہ ہو یا کھولنے یا باندھنے میں کوئی بڑی دقّت نہ ہوتی ہو تو ایسی صورت میں پٹی پر مسح کرنا درست نہیں ہے بلکہ پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیے۔

اگر دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ پر یا دونوں پاؤں میں سے ایک پاؤں پر پٹی یا پلستر کیا ہوا ہو اور دوسرا ہاتھ اور دوسرا پاؤں صحیح سالم ہو تو پٹی والے ہاتھ اور پاؤں پر مسح کرے اور صحیح سالم ہاتھ پاؤں کو دھونا ضروری ہے۔

یہ یاد رہے کہ پٹی وغیرہ پر مسح کے جائز ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ طہارت کی حالت میں باندھی ہو۔لہٰذا اگر پٹی ناپاکی کی حالت میں باندھی ہو تب بھی اس پر مسح کرنا جائز ہے۔یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ پٹی باندھے ہوئے ہونے کی حالت میں غسل کی ضرورت پیش آ گئی تو پٹی وغیرہ پر مسح کی وہی تفصیل ہے جو وضو کے بیان میں اوپر گذر چکی ہے۔

پٹّی پر مسح کو توڑنے والی چیزیں: اگر پٹّی وغیرہ کُھل کر گر پڑے اور زخم بھی اچھا نہیں ہوا، پھر وہی پٹّی باندھ لے یا نئی، وہی پہلا مسح باقی ہے، پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر زخم اچھا ہو گیا ہے اور پٹّی باندھنے کی ضرورت نہیں رہی تو مسح ٹوٹ گیا، بس اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھ لے، سارا وضو دھرانا ضروری نہیں ہے۔امام کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے پٹّی کے کُھل کر گرنے کے مسائل کو خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے: پٹّی کے زخم سے اتر جانے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، یا زخم اچھا ہو گیا ہوگا۔اگر زخم ابھی اچھا ہوا تھا کہ پٹّی اتر کر گر گئی تو یہ صورت یا تو نماز کی حالت میں پیش آئی ہوگی یا نماز سے باہر۔

۱ چنانچہ اگر پٹّی اس حالت میں گری کہ ابھی زخم اچھا نہیں تھا اور وہ نماز کی حالت میں گری تو نماز جاری رکھے۔ نماز کو نئے سرے سے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ ایسی حالت میں پٹّی گرنے سے وضو اور نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۲ اور اگر وہ زخم اچھا نہ ہونے کی صورت میں نماز سے باہر گری تو اب بھی اس پر مسح کا دوبارہ لوٹانا ضروری نہیں ہے۔ وہ پہلے والا مسح کافی ہے خواہ یہی پٹّی دوبارہ باندھ لے یا کوئی اور نئی پٹّی باندھ لے۔ لیکن اگر وہ پٹّی ایسی حالت میں گری کہ زخم اچھا ہو چکا تھا تو اب اس کی بھی وہی دو صورتیں ہیں، یا تو نماز کی حالت میں گری ہوگی یا نماز سے باہر۔

۳ اگر پٹّی ایسی حالت میں گری کہ زخم ٹھیک ہو چکا تھا اور یہ شخص نماز کی حالت میں تھا تو صرف زخم والی جگہ دھو کر دوبارہ نماز پڑھے۔ تاہم سارا وضو لوٹانا ضروری نہیں ہے۔

۴ اور اگر پٹّی ایسی حالت میں گری ہے کہ زخم اچھا ہو چکا تھا اور یہ شخص نماز سے باہر تھا اب اگر یہ شخص پہلے سے بے وضو تھا تو وضو کرتے وقت یہ زخم والی جگہ دھوئے اور نماز پڑھے یہ وضو بھی اس وقت ضروری ہے جب وہ زخم ان اعضاء پر ہو وضو میں جس کا دھونا ضروری ہوتا ہے۔

۵ اگر زخم والی جگہ کسی ایسی عضو پر ہے جن کا دھونا وضو میں ضروری نہیں ہے تو پھر وضو کر لے اور اس زخم والی جگہ کا دھونا ضروری نہیں۔

۶ اور اگر یہ شخص پہلے سے باوضو تھا تو صرف زخم والی جگہ دھو لے سارا وضو دہرانا ضروری نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ زخم وضو والے اعضاء پر ہو۔ اگر زخم وضو والے اعضاء پر نہ ہو تو اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

مراجع

۱ الصحیح لمسلم

۲ سننِ ابی داوٗد

۳ سنن النسائی

۴ مشکوۃ المصابیح

۵ مرقاۃ شرح مشکوۃ

۶ فتاویٰ شامی

۷ الہدایہ

۸ نور الایضاح

۹ مجموعہ رسائل ابن عابدین

۱۰ کبیری

۱۱ احسن الفتاویٰ ﴿مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱۲ فتاویٰ محمودیہ

۱۳ کفایت المفتی

۱۴ تعلیم الاسلام ﴿مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱۵ آپ کے مسائل اور ان کا حل ﴿مؤلفہ: حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱۶ نماز سنت کے مطابق پڑھیں ﴿مولفہ: حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم﴾

۱۷ آسان نماز ﴿مؤلفہ: حضرت مفتی عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱۸ نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ﴿مؤلفہ: مفتی انعام الحق قاسمی صاحب دامت برکاتہم﴾

۱۹ نماز اہل السنۃ والجماعۃ ﴿مؤلفہ: مولانا الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم﴾

۲۰ مؤمن کے لیل و نہار ﴿وعظ: حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ﴾

۲۱ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں ﴿حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

۲۲ تفہیم الفقہ ﴿مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم﴾

۲۳ الاصباح، حاشیہ نور الایضاح ﴿مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

۲۴ احکامِ میت ﴿حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

۲۵ ہمارے تین گناہ ﴿حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم﴾

تمت بالخیر